﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام ایڈیٹر :- عبدالباسط شاھد

جلد 16 | جمعۃ المبارک 16 جنوری 2009ء | 19 محرم الحرام 1430 ہجری قمری ❁ 16 صلح 1388 ہجری شمسی | شمارہ 03

سب کاموں میں برکت کی دعا

حضرت بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے

اے اللہ سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے نجات دے۔

(مستدرک حاکم- کتاب المناقب ذکر بسر جلد3 ص683- حدیث نمبر6508)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے

دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اُسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادۂ الٰہی اُس کے قبول کرنے کا ہے

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں ہی زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوگئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَ حُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَ اَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔ اور مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے‘‘۔

’’اور اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور اُن کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو مَیں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے یا اُن کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی اُن کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو تو اسباب تقدیر علاج پورے طور پر میسر آجاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ اُن سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دُعا کا بھی ہے۔ یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اُسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادۂ الٰہی اُس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظامِ جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے۔‘‘ (برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6. صفحہ نمبر10-11)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

حقوق اللہ کی ادائیگی میں نمازیں اور تمام عبادات آجاتی ہیں اور حقوق العباد میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو دوسروں کے حق ادا کرنے کے لئے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور پھیلانے کے لئے ہوں۔

یہ اینٹوں، سریے، بجری اور سیمنٹ کی عمارت بنا دینا کافی نہیں ہے بلکہ اب اس کی تعمیر کے بعد اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ حق اسی صورت میں ادا ہوگا جب ہم خدا کے حکم کے مطابق اس کو ادا کر رہے ہوں گے۔

(کالیکٹ سے کوچین اور ارناکلم کے لئے روانگی۔ کوچین میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال۔ مسجد عمر، مسجد بیت العافیت، مسجد بیت الہدیٰ، مسجد محمود اور مسجد ناصر کا افتتاح۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ صوبہ کیرالہ کے عہدیداران کی حضور انور کے ساتھ ملاقات، میڈیا میں کوریج)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ: 28 نومبر 2008ء بروز جمعۃ المبارک :

کالیکٹ سے ’’کوچین‘‘ اور ’’ایرناکلم‘‘ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق کالیکٹ (Calicut) سے کوچین (Kochin) اور ایرناکلم (Ernakulam) کے لئے روانگی تھی۔ پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ڈیوٹی پر موجود خدام الاحمدیہ کے مختلف گروپس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باری باری تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ خدام نے انفرادی طور پر بھی اور گروپس کی صورت میں بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ سے ملحقہ گھر میں تشریف لے گئے۔ یہ

گھر نیا تعمیر ہوا تھا اور یہاں وفد کے ممبران کی رہائش تھی۔

سوا چار بجے پولیس کی ایسکورٹ میں ''کالیکٹ انٹرنیشنل ائرپورٹ'' کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ائرپورٹ تشریف آوری ہوئی۔ ائرپورٹ سیکورٹی اور امیگریشن حکام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز میں سوار ہوئے۔ Kingfisher ائرلائن کی پرواز IT2883, Kozhikode (کالیکٹ) سے Kochin کے لئے چھ بج کر دس منٹ پر روانہ ہوئی۔ قریباً پچاس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز سات بجے کوچین (Kochin) کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر سیکورٹی افسر اور ائرپورٹ سٹاف کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

Kochin میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ائرپورٹ سے باہر Kochin، Ernakulam اور اس علاقہ کی مختلف جماعتیں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ مرد وخواتین کی ایک بہت بڑی تعداد تھی جو انتہائی بے قراری سے اس تاریخی لمحہ کی منتظر تھی جب ان کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ ان کی نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر پڑنی تھی۔ یہ جماعتیں بھی اپنی زندگی میں پہلی بار کسی بھی خلیفۃ المسیح کو اپنے قریب دیکھ رہی تھیں۔ سبھی نے اپنے اپنے ہاتھوں میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے مختلف بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر 'اھلاً و سھلاً و مرحبا، خوش آمدید، ہم پیارے آقا کو خوش آمدید کہتے ہیں' وغیرہ کے استقبالیہ فقرات لکھے ہوئے تھے۔

ائرپورٹ کے مین ہال (Lounge) سے باہر جانے والے راستہ کے بالکل سامنے احمدی نوجوان ایک بڑا بینر جو اپنی لمبائی میں پانچ میٹر اور چوڑائی میں دو میٹر ہوگا لئے کھڑے تھے اور اس بینر پر بڑے جلی حروف میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اھلاً و سھلاً و مرحبا اور خوش آمدید کہا گیا تھا۔

کچھ دیر VIP لاؤنج میں قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو حضور کے عشاق نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور Kochin ائرپورٹ سے Ernakulam کے لئے روانگی ہوئی۔ جماعت ارناکلم نے حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش کا انتظام 'تاج ہوٹل' میں کیا تھا۔ ائرپورٹ سے پولیس کی ایسکورٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا آٹھ بجے تاج ہوٹل پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت کے بعض عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

Ernakulam کی مقامی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پولیس سیکورٹی مہیا کی گئی جو یہاں قیام کے دوران چوبیس گھنٹے اپنے مفوضہ فرائض انجام دے گی۔

ارناکلم (Ernakulam) کا شہر

Ernakulam شہر صوبہ کیرالہ کا بہت ہی مصروف اور تجارتی مرکز ہے۔ ارناکلم زون میں آٹھ جماعتیں ہیں اور اس زون میں پہلی جماعت کا قیام Ayira Puram کے علاقہ میں 1969ء میں ہوا تھا۔ اس زون میں دوران سال تین نئی مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اور دو مساجد کی توسیع ہوئی ہے۔ اس سفر کے دوران ان مساجد کے افتتاح کا پروگرام بھی ہے۔

میڈیا میں کوریج

آج بھی اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرنے کے ساتھ حضور انور کے پروگراموں کی خبریں دیں۔

❁...... ملیالم زبان کے ایک اخبار روزنامہ "Manorame" نے اپنی 28 نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

''مطلب پرستوں کی غلط کاریاں امن وامان کو نقصان پہنچا رہی ہیں''۔

''احمدیہ مسلمانوں کے عالمگیر روحانی رہنما خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے آج باہمی اتحاد واتفاق کی مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ آپس کے پیار ومحبت، بھائی چارگی اور عزت پیدا ہونے سے ہی امن عالم قائم ہوسکتا ہے۔ آج بہت زیادہ مطلب پرست ہو جانے کی کیفیت دنیا میں نظر آ رہی ہے۔ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داریاں سب بھول گئے ہیں۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ ہم تعلیم یافتہ اور مہذب ہیں تو دوسری طرف انسان میں رواداری کا فقدان پایا جاتا ہے۔ افراد اور ممالک باہم جدائی اختیار کر رہے ہیں۔ آپ نے تفصیلاً بتایا کہ اس قسم کے رجحانات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے''۔

❁...... ملیالم زبان کے ایک اور اخبار روزنامہ "Mathrubhumi" نے اپنی 28 نومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

''رواداری کے قیام کی ضرورت ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد''۔

''کالیکٹ؛ احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم حاصل کرنے سے علم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن دنیا میں رواداری کا فقدان بہت زیادہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ مذہبی تعصّب ہی اس کا نتیجہ ہے۔ دوسروں کے حقوق کو نظرانداز کرنے والا رُجحان پایا جاتا ہے۔ آپ Gateway ہوٹل میں منعقدہ استقبالیہ تقریب کو خطاب فرما رہے تھے۔ دنیا میں عموماً حرص زیادہ پیدا ہو رہا ہے۔ دوسروں کے وسائل پر نظر رکھنے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اس دنیا میں اس وقت ہر ایک کو دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر انسان کو اپنا مذہب اختیار کرنے کا حق ہے۔ مذاہب کو باہم عزت ورواداری اپنانا چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ہر قوم میں خدا نے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ اگر کوئی خدا کا حکم نہیں مانتا تو یہ بات خدا اور اس کے درمیان معاملہ ہے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے عقائد ہی درست ہیں تو اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا چاہئے لیکن دوسروں پر ظلم ڈھانے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے''۔

حکمِ امامِ وقت

مُرشد نے کہہ دیا کہ جانا نہیں وہاں
قانون کے اگرچہ ہیں رستے کھلے ہوئے
ایک شخص بھی نہ توڑے گا حکمِ امامِ وقت
گرچہ ہیں پاسپورٹ پر ویزے لگے ہوئے

پیروی میں خیر

ہے وہ دھرتی محترم اپنے لئے عزت مآب
ہیں وہاں بے شک عقیدت اور محبت کے گلاب
جو کہا پیارے نے اس کی پیروی میں خیر ہے
پہلے جانے میں تھی برکت، اب نہ جانے میں ثواب

کاش ہوتا کبھی......

ساری دنیا کو تفاخر سے بتانا رشتہ
توڑ سکتا نہیں مہدی سے زمانہ رشتہ
چار پشتوں سے تعلق ہے مگر حسرت ہے
کاش ہوتا کبھی اس سے بھی پرانا رشتہ

(عبدالکریم قدسی۔ لاہور)

29 نومبر 2008ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے مخصوص کئے گئے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

''مسجد عمر'' ارناکولم اور دیگر چار مساجد کی افتتاحی تقریب

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے ''مسجد عمر'' ارناکولم کی افتتاحی تقریب کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پولیس کے ایسکورٹ میں احمدیہ سینٹر ارناکولم ''مسجد عمر'' تشریف آوری ہوئی جہاں ارناکولم زون کی جماعتوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں حضور انور نے مسجد عمر کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں ارناکولم کی ''مسجد عمر'' اور اس علاقہ میں تعمیر ہونے والی دیگر چار مساجد ''مسجد بیت العافیت'' گوڈونگلور (kodungallur)، ''مسجد ناصر'' Alapuzha، ''مسجد محمود'' Palluruthi اور ''مسجد بیت الھدیٰ'' Ayirapuram کے افتتاح کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

مسجد کے دونوں ہال اور بیرونی احاطہ احباب جماعت مرد وخواتین سے بھرے ہوئے تھے۔ کوچین، ارناکولم اور اردگرد کے علاقہ کی جماعتوں سے احباب اور فیملیز صبح سے ہی جماعت کے اس سینٹر میں پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ احباب اتنی بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے موجود تھے کہ پاؤں رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ ان بابرکت اور روحانیت سے پُر لمحات سے اپنی جھولیاں بھر لے۔ ان جماعتوں کو اور ان علاقوں میں بسنے والے عشاق احمدیت کو یہ گھڑیاں ایک صدی کے بعد نصیب ہوئی تھیں۔ یہ پیاسے آج سیراب ہو رہے تھے۔ ان کے دل بھی روشن تھے اور چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے۔ ان کی نظریں ہر وقت حضور انور کے چہرہ مبارک پر لگی رہتی تھیں۔

مساجد کے افتتاح کے تعلق میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم انصار مہدی صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں زونل امیر وی پی احمد کبیر صاحب نے ملیالم زبان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

ارناکولم شہر

ارناکولم شہر جہاں ''مسجد عمر'' تعمیر ہوئی ہے اور جہاں آج یہ تقریب منعقد ہو رہی تھی صوبہ کیرالہ کا بہت ہی مصروف شہر ہے اور تجارتی مرکز ہے۔ صوبہ کیرالہ کے اس زون میں آٹھ جماعتیں ہیں اور صوبہ کیرالہ کے اس جنوبی علاقہ میں احمدیت کا پیغام سب سے پہلے 1933ء میں مولانا عبداللہ صاحب کے ذریعہ پہنچا اور 1941ء میں یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر25

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی شاندار فتح،

شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کا فتویٰ وفاتِ مسیح

جیسا کہ سلسلہ احمدیہ کی ابتدائی تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت کے بعد دنیائے اسلام کے سامنے جو مخصوص علم کلام پیش فرمایا اس میں نظریہ وفاتِ مسیح کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ 1892ء سے یعنی اس زمانہ سے جبکہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہاماً انکشاف ہوا کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق آپ آئے ہیں، مخالف علماء نے نہ صرف آپ پر فتویٰ کفر لگایا بلکہ بڑے زور وشور سے مسئلہ حیات مسیح کی تائید کے لئے مناظروں کا بازار گرم کر دیا اور اپنے موقف کی تائید میں پے در پے کتابیں اور رسائل شائع کرنے لگے۔ یہ علمی جنگ پوری شدّت سے جاری تھی کہ اس سال مشرق وسطیٰ کے بعض مسلم ممالک سے یکایک وفاتِ مسیح کے حق میں ایک مفصّل فتویٰ شائع ہو گیا جس نے قائلینِ حیاتِ مسیح کے کیمپ میں زبردست کھلبلی مچا دی۔ یہ فتویٰ عالم اسلام کی قدیم ترین یونیورسٹی جامعہ ازہر کی جماعت کبار العلماء کے رُکن فضیلۃ الاستاذ علامہ محمود شلتوت کا تھا جو قاہرہ کے ہفت روزہ ''الرسالہ'' کی جلد 10 شمارہ 462 مورخہ 11/مئی 1942ء میں ''رفع عیسیٰ'' کے عنوان سے شائع ہوا۔

(از تاریخ احمدیت، جلد 8 صفحہ 296)

علامہ محمود شلتوت کا مختصر تعارف

علامہ محمود شلتوت 23/اپریل 1893ء کو عمر مغید بنی منصور (بحیرہ) میں پیدا ہوئے۔ 1918ء میں عالمیہ نظامیہ کی ڈگری حاصل کی۔ 1927ء میں قاہرہ میں اعلیٰ تعلیم کے استاذ بنے۔ 1928ء میں جب الشیخ مراغی شیخ الازہر مقرر ہوئے تو آپ نے ازہر کی اصلاح وتجدید میں ان کا ہاتھ بٹایا۔ 1935ء میں آپ کو کُلیۃ الشریعۃ الاسلامیۃ کی وکالت سپرد ہوئی۔ 1941ء میں آپ علماء کبار کی جماعت کے رکن تجویز کئے گئے۔ 1942ء میں آپ نے وفاتِ مسیح سے متعلق معرکۃ الآراء فتویٰ دیا۔ 1957ء میں آپ موتمر اسلامی کے مشیر مقرر کئے گئے۔ اور 21/اکتوبر 1958ء کو منصب شیخ الازہر پر فائز کئے گئے اور دسمبر 1963ء میں انتقال فرما گئے۔ علامہ محمود شلتوت نے نہایت قابل قدر لٹریچر اپنے پیچھے علمی یادگار کے طور پر چھوڑا ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ''مجلۃ لازہر'' جلد 30 شمارہ 4-5 ربیع الآخر و جمادی الاولیٰ 1378ہجری)

فتویٰ کے محرک

عبدالکریم خان صاحب یوسف زئی نومبر 1906ء میں بمقام کرلوپ (جموں) پیدا ہوئے اور غالباً 8 جون 1933ء کو تحریری بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے (الحکم 28/جولائی 1935ء صفحہ 9-10) دوسری جنگ عظیم کے دوران آپ مشرق وسطیٰ میں مقیم تھے۔ اسی زمانہ میں آپ نے علماء مصر سے تحریری طور پر یہ فتویٰ طلب کیا کہ آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وسنت کی رو سے زندہ ہیں یا وفات پاگئے ہیں؟ آپ 1947ء میں پونچھ میں شہید کر دیئے گئے۔

(ملخص از تاریخ احمدیت، جلد 8 صفحہ 297)

علامہ محمود شلتوت کے فتویٰ کا مکمل متن

علامہ محمود شلتوت کے اس معرکۃ الاراء فتوی کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ورد إلى مشيخة الأزهرالجليلة من حضرة عبدالكريم خان بالقيادة العامة لجيوش الشرق الأوسط سؤال جآء فيه "هل عيسىٰ حيّ أو ميت فى نظر القراٰن الكريم والسنّة المطهرة؟ وما حكم المسلم الّذىٰ ينكر أنهٗ حيّ؟ و ماحكم مَن لايؤمن به إذا فرِض أنهٗ عادٌ إلى الدنيا مرة أخرىٰ؟ وقد حول هٰذا السوال إلىٰ فضيلة الأستاذ الكبير الشيخ محمود شلتوت عضو جماعة كبارالعلماء فكتب ماياتى:

أما بعد، فإن القراٰن الكريم قد عرض لعيسىٰ عليه السلام فيما يتصل بنها ية شأنه مع قو مه فى ثلاث سورٍ۔

1۔ فى سورة اٰل عمران قولهٗ تعالىٰ ۔ فلما أحس عيسىٰ منهم الكفر قال من أنصاريٓ إلى الله۔ قال الحواريون نحن أنصار الله اٰمنا بالله واشهد بأنا مسلمون ۔ ربنا اٰمنا بما أنزلت و اتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين ومكروا ومكر الله و الله خير الماكرين۔ إذ قال الله يا عيسىٰ إنى متوفيک ورافعک إلى و مطهرک من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوک فوق الذين كفرو إلى يوم القيامة ثم إلىّ مرجعكم فأحكم بينكم فيُما كنتم فيه تختلفون۔ (53-55)

2۔ وفى سورة النسآء قولهٗ تعالىٰ۔ وقولهم إنّا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولٰكن شبه لهم وأن الذين اختلفو فيه لفى شكٍ منه مالهم به منٖ علم إلا اتباع الظن وما قتلوه يقينا۔ بل رفعه الله إليه وكان الله عزيزاً حكيما۔ 158,157۔

3۔ و فى سورة المآئدة قولهٗ تعالىٰ۔﴿وإذ قال الله يا عيسى ابن مريم أأنت قلت للناس اتخذونى و أُمىَ الٰهيُن من دون الله ۔ قال سبحٰنک مايكون لى أن أقول۔ ماليس لى بحق إن كنت قلتهٗ فقد علمتهٗ تعلم ما فى نفسى ولا أعلم ما فى نفسک إنک أنت علام الغيوب ما قلت لهم إلا ما أمرتنى به أن اعبدو الله ربى و ربكم و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلمّا توفيتنى كنت أنت الرقيب عليهم وأنت على كل شئٍ شهيد﴾ 116-117

هٰذه هى الأيات التى عرض القراٰن فيها لنهاية شأن عيسىٰ مع قومهٖ والأية الاخيرة(اٰية المائدة)تذكرلنا شأنًا أُخرويا يتعلق بعبادة قومهٖ لهٗ ولِأُمِّهٖ فى الدنيا وقد ساله الله عنها وهى تقررعلىٰ لسان عيسىٰ عليه السلام أنه لم يقل لهم إلّا ما أمره الله به أن اعبدواالله ربى و ربكم وأنهٗ كان شهيدًا عليهم مدة إقامتِهٖ بينهم وأنه لايعلم ماحدث منهم بعد أن توفاهٗ الله۔

وكلمة "توفى"قد وردت فى القراٰن كثيرا بمعنى الموت حتٰى صار هذا المعنى هوا الغالب عليها المتبادر منها و لم تستعمل فى غير هذا لمعنى إلا و بجانبها ما يصرفها عن هذا المعنى المتبادر۔

"قل يتوفاكم ملک الموت الذى وُكِّل بكم۔

إن الذين توفٰهم الملائكة ظالمى أنفسهم۔

ولو ترى إذ يتوفى الذين كفرو الملائكة۔

توفته رسلنا۔

و منكم من يتوفى۔

حتى يتوفا هن الموت۔

توفنى مسلما وألحقنى بالصالحين۔"

ومن حق كلمة"توفيتنى" فى الاية أن تحمل على هذا المعنى المتبادر وهو الإماتة العادية التى يعرفها الناس و يدركها من اللفظ ومن السياق الناطقون بالضاد۔وإذن فالآية لو لم يتصل بها غير ها فى تقرير نهاية عيسى مع قومهٖ لما كان هناک مبررللقول بأن عيسٰى حى لم يمت۔

ولا سبيل إلى القول بان الوفاة هنا مراد بها وفاة عيسٰى بعد نزولهٖ من السمآء بناءً على زعم من يرىٰ أنه حيّ فى السمآء وأنه سينزلُ منها اٰخرالزمان لأن الآية ظاهرة فى تجديد علاقته بقومهٖ هولا بالقوم الذين يكونون اٰخر الزمان وهم قوم محمد با تفاق لا قوم عيسٰى۔

أما آية النسآء فإنها تقول "بل رفعه الله إليه" وقد فسرها بعض المفسرين بل جمهورهم بالرفع إلى السماء و يقولون إن الله ألقى على غيره شبههٗ و رفعهٗ بجسده إلى السماء فهو حى فيها و سينزل منها اٰخر الزمان فيقتل الخنزير و يكسر الصليب و يعتمدون فى ذلک:

اولاً على روايات تفيد نزول عيسى بعد الدجال، و هى روايات مضطربة مختلفة فى ألفاظها ومعانيها اختلافا لا مجال معه للجمع بينها۔ و قد نص على ذلک علمآء الحديث۔ وهى فوق ذلک من رواية و هب بن منبة و كعب الأحبار وهما من أهل الكتب الذين اعتنقو الإسلام و قد عُرفتْ درجتهما فى الحديث عند علماء الجرح و التعديل۔

وثانيا على حديث مروى عن أبى هريرة اقتصر فيه على الأخبار بنزول عيسى وإذا صح هذا الحديث فهو حديث آحاد۔ وقد أجمع العلماء على أن أحاديث الآحادلا تفيد عقيدة ولا يصح الاعتماد عليها فى شان المغيبات۔

وثالثا على ماجآء فى حديث المعراج من أن محمدا صلى الله عليه وسلم حينما صعد إلى السمآء و أخذ يستفتحُها واحدة بعد واحدة فتفتحُ لهٗ ويدخل، رأى عيسٰى عليه السلام هو ابن خالتهٖ يحيىٰ فى السماء الثانية ويكفينا فى توهين هذا المستند ما قرره كثير من شراح الحديث فى شأن المعراج وفى شان اجتماع محمد صلى الله عليه وسلم بالأنبياء وأنه كان اجتماعا روحيا لا جسمانيا انظر فتح البارى و زاد المعاد و غير هما۔ ومن الطريف أنهم يستدلون على أن معنى الرفع فى الآية هو رفع عيسٰى بجسده إلى السمآء بحديث المعراج بينما ترىٰ فريقا منهم يستدل على أن اجتماع محمد بعيسى فى المعراج كان اجتماعا جسديا بقوله تعالى (بل رفعه الله إليه) و هكذا يتخذون الآية دليلا على ما يفهمونهٗ من الحديث دليلاً على ما يفهمونهٗ من الآية حِين يكونون فى تفسير الآية۔

و نحن إذا رجعنا إلى قوله تعالى "إنى متوفيک ورافعک إلىّ" فى آيات آل عمران مع قوله "بل رفعه الله إليه" فى اٰيات النسآء وجدنا الثانية إخبارا عن تحقق الوعد الذى تضمنته الأولى و قد كان هذا الوعد بالتوفية و الرفع والتطهير من الذين كفروا فإذا كانت الآية الثانية قد جاء ت خالية من التوفيةِ والتطهير و اقتصرت على ذكر الرفع إلى الله فإنه يجب أن يلاحظ فيها ما ذكر فى الأولى جمعا بين الآيتين۔

والمعنى أن الله توفى عيسٰى ورفعه إليه و طهرهٗ من الذين كفروا وقد فسر الألوسى قوله تعالى(إنى متوفيک)بوجوهٍ منها وهو أظهرها "إنى مستوفى أجلک و مميتک حتف أنفک لا أسلط عليک من يقتلک و هو كناية عن عصمته من الأعدآء وما هم بصدده من الفتک به عليه السلام لأنه يلزم من استيفاء الله أجله و موته حتف أنفه ذلک ظاهر أن الرفع الذين يكون بعد التوفية هو رفع المكانة لا رفع الجسد خصوصاً وقد جآء بجانبهٖ قولُهٗ (ومطهرک من الذين كفروا) مما يدل على أن الأمر أمر تشريف و تكريم۔ وقد جآء الرفع فى القراٰن كثيرا بهٰذا المعنى "فى بيوت أذن الله أن ترفع"۔ "نرفع درجٰت من نشآء"۔"ورفعنا لک ذكرک"۔"ورفعناهٗ مكانا عليا"۔"يرفع الله الذين آمنو......"

وإذن فالتعبير بقوله"ورافعک إلىّ" وقولهٗ "بل رفعه الله إليه"۔ كالتعبير فى قولهم "لحق فلان بالرفيق الأعلىٰ۔ وفى "إن الله معنا" و فى "عند مليک مقتدر"۔ و كلها لا يفهم منها سوى معنى الرعاية والحفظ والدخول فى الكنف المقدس۔ فمن أين تؤخذ كلمة السمآء من كلمة (إليه)؟ اللهم إن هذا لظلم للتعبير القرآنى الواضح خضوعاً لقصص وروايات لم يقم على الظن بها فضلا عن اليقين برهان ولاشبه برهان۔

وبعد، فما عيسٰى إلا رسول قد خلت من قبه الرسل، ناصبه قومه العداء و ظهرت على وجوههم بوادر الشر بالنسبة إليه فالتجأ إلى الله شأن الأنبياء

و المرسلين فأنقذه الله بعزته و حكمته وخيّب مكر أعدائهٖ وهذا هو ما تضمنته الآيات "فلما أحس عيسٰى منهم الكفر قال من أنصارى إلى الله" إلى آخرها بيّن الله فيها دقة مكره بالنسبة إلى مكرهم و أن مكرهم فى اغتيال عيسٰى قد ضاع أمام مكر الله فى حفظه و عصمته "إذ قال الله يا عيسٰى إنى متوفيک و رافعک إلىّ و مطهرک من الذين كفروا" فهو يبشره بإنجائه من مكرهم و ردّ كيدهم فى نحورهم و أنه سيستوفى أجله حتى يموت حتف أنفه من غير قتل ولا صلب ثم يرفعه الله إليه و هٰذا هو ما يفهمه القارئ للآيات الواردة فى شأن نهاية عيسٰى مع قومه متى وُقِفَ على سنة الله مع انبيآئهٖ حين يتألّب عليهم خصومهم و متى خلا ذهنهٗ من تلک الروايات لا ينبغى أن تحكم فى القرآن و لست أدرى كيف يكون إنقاذ عيسٰى بطريق انتزاعه من بينهم ورفعه بجسده إلى السمآء مكرا؟ و كيف يوصف بأنه خير من مكرهم مع أنه شئ ليس فى استطاعتهم أن يقاوموه شئ ليس فى قدرة البشر إلا أنهٗ لايتحقق مكر فى مقابلة مكر إلا إذا كان جاريًا على أسلوبه غير خارج عن مقتضى العادة فيه وقد جآء مثل هذا فى شان محمد صلى الله عليه وسلم "وإذ يمكربک الذين كفرو ليثبتوک أو يقتلوک أو يخرجوک و يمكرون و يمكر الله والله خير الماكرين"۔ والخلاصة من هذا البحث:

(1) أنهٗ ليس فى القران الكريم ولا فى السنة المطهرة مستند يصلح لتكوين عقيدة يطمئن إليها القلب بأن عيسٰى رفع بجسمه إلى السمآء وأنه حى إلى الآن فيها وأنه سينزل منها آخر الزمان إلى الأرض۔

(2) أن كل ما تفيد الايات الواردة فى هذا الشان هو وعد الله عيسٰى بأنهٗ متوفيه أجلهٗ و رافعه إليه وعاصمهٗ من الذين كفروا و أن هذا الوعد قد تحقق فلم يقتله أعداؤه ولم يصلبوه و لكن وفاه الله أجله و رفعهٗ إليه۔

(3) أن من أنكر أن عيسٰى قد رفع بجسمه إلى السمآء وأنه فيها حىّ إلى الآن وأنهٗ سينزل منها اخر الزمان فإنهٗ لايكون بذلک منكرا لما ثبت بدليل قطعى فلا يخرج عن إسلامه وإيمانه و لا ينبغى أن يحكم عليه با لردة، بل هو مسلم مؤمن إذا مات فهو من المؤمنين يُصلّى عليه كما يصلى على المؤمنين و يدفن فى مقابر المومنين ولا شبهة فى إيمانه عند الله والله بعباده خبير بصير۔

اما السؤال الاخير فى الاستفتاء و هو(ماحكم من لايومن بهٖ إذا فرض أنه عاد مرة أخرى إلى الدنيا) فلا محل لهٗ بعد الذى قررناه ولا يتجه السؤال عنه۔والله أعلم۔ (محمود شلتوت)

مندرجہ بالاعربی فتویٰ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ازہر کی سب سے بڑی مجلس کے پاس جناب عبدالکریم خان صاحب نے جوان دنوں مشرق وسطی کی فوجوں کی قیادت عامہ میں شامل ہیں ، ایک استفسار بھیجا کہ کیا قرآن کریم اور سنت نبویہ سے حضرت عیسیٰؑ فوت شدہ ثابت ہوتے ہیں یا زندہ؟ نیز اس مسلمان کے متعلق کیا فتویٰ ہے جو حیات مسیح کا منکر ہے ؟ اور اگر حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ دنیا میں آنا درست ہو تو جو شخص اس وقت ان پر ایمان نہ لائے گا اس کا کیا حکم ہے؟ یہ استفسار کے جواب کے لئے جماعت کبار العلماء کے رکن فضیلت الاستاذ علامہ محمود شلتوت کے سپرد کیا گیا۔جنہوں نے حسب ذیل جواب تحریر کیا ہے۔

امابعد قرآن کریم نے تین صورتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایسے طور پر ذکر فرمایا ہے جس سے اس انجام کا پتہ لگتا ہے جو ان کا اپنی قوم کے ساتھ ہوا۔

1۔سورۃ ال عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔فلماأحس عيسٰى منهم الكفر(الآية)

2۔سورۃ النساء میں آتا ہے۔ وقولهم إنا قتلنا المسيح عيسٰى ابن مريم رسول الله ۔ (الآية)

3. سورة المائده میں فرمایا۔ وإذ قال الله يا عيسٰى ابن مريم (الآية)

یہی آیات ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انجام کو قرآن پاک نے بیان کیا ہے۔آخری آیت (سورۃ مائدہ والی) اس معاملہ کا ذکر کرتی ہے جو دنیا میں نصاریٰ کے مسیح اور ان کی والدہ کی عبادت کرنے سے متعلق ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حضرت مسیح علیہ السلام سے سوال کیا ہے ۔ آیت مذکورہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی بتاتی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو ہمیشہ وہی کہا جس کا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے نیز آیت بتلاتی ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے درمیان رہے ان کے نگران تھے اور انہیں اپنی توفی کے بعد اپنی قوم میں پیدا ہونے والے واقعات و حالات کا مطلقاً علم نہیں ہے۔

لفظ توفی قرآن مجید میں موت کے معنوں میں بکثرت آیا ہے یہاں تک کہ توفی کے یہ معنی ہی غالب اور متبادر ہو گئے ہیں۔اور لفظ توفی موت کے معنی کے سوا کسی اور معنی میں صرف اسی وقت کا استعمال ہوا ہے جب کہ اس کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو اسے اس متبادر اِلی الذہن معنی میں استعمال ہونے سے روکتا ہو۔آیات ذیل بطور نمونہ یہ ہیں۔

قل يتوفاكم ملک الموت الذى وُكّل بكم ۔ إن الذين توفتهم الملائكة ظالمى أنفسهم ۔ ولو ترى إذ يتوفى الذين كفرو الملائكة۔ توفته رسلنا۔ ومنكم من يتوفى۔ حتى يتوفاهن الموت۔ توفنى مسلما وألحقنى بالصالحين۔

اور آیت قرآنی فلما توفيتنى كنت أنت الرقيب عليهم میں لفظ توفيتنى کا حق ہے کہ اسے مذکورہ بالا متبادر معنوں پر ہی محمول کیا جائے اور وہ یہ کہ توفی کے معنے موت کے ہیں ۔ اس لفظ کے یہ معنی تمام لوگ جانتے ہیں اور خود لفظ توفی سے نیز آیت کے سیاق سے بھی سب عربی بولنے والے یہی معنے سمجھتے ہیں ۔ اندریں صورت اگر اس آیت میں کچھ اور نہ ملایا جائے جس سے مسیح علیہ السلام کے انجام کی وضاحت کی جائے تو یہ کہنے کی ہرگز گنجائش نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے یا یہ کہ زندہ ہیں ۔ اس آیت میں اس رکیک تاویل کا بھی موقع نہیں کہ وفات سے مراد اس جگہ وہ وفات ہے جو آسمان سے اترنے کے بعد واقع ہوگی ۔ یہ تاویل وہ لوگ کرتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان میں زندہ ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے کیونکہ زیر نظر آیت واضح طور پر اس تعلق کی حد بندی کر رہی ہے جو ان کا اپنی قوم سے تھا باقی وہ لوگ جو آخری زمانہ میں ہیں وہ تو بالاتفاق حضرت محمد ﷺ کی قوم ہیں نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم ۔ اس لئے ان سے حضرت عیسیٰؑ کا کیا تعلق ۔

سورۃ نساء کی آیت میں "بل رفعه الله إليه" آیا ہے۔ بعض بلکہ اکثر مفسرین میں اس کی تفسیر آسمان پر اُٹھائے جانے کے ساتھ کی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے مسیح کی شکل کسی اور پر ڈال دی اور انہیں جسم سمیت آسمان پر اٹھا لیا۔ وہ اب آسمان میں زندہ ہیں وہاں سے آخری زمانہ میں اتریں گے۔ سؤروں کو قتل کریں گے اور صلیبوں کو توڑیں گے ۔ مفسرین اپنے اس عقیدہ کی بنیاد اول تو ان روایات پر رکھتے ہیں جو بتاتی ہیں کہ عیسیٰؑ دجال کے بعد نازل ہوں گے ۔ یہ روایات مضطرب ہیں ۔ ان کے الفاظ اور معنی میں اتنا شدید اختلاف ہے کہ تطبیق ناممکن ہے خود علماء حدیث نے اس کی تصریح کی ہے ۔ علاوہ ازیں یہ وہب بن منبہ اور کعب الاحبار کی روایات ہیں جو اہل کتاب میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ علمائے جرح و تعدیل کے نزدیک ان راویوں کا جو درجہ ہے وہ آپ خود جانتے ہیں دوسری بنیاد مفسرین کے نزدیک حضرت ابوہریرہؓ کی وہ روایت ہے جس میں انہوں نے نزول عیسیٰ کی خبر ذکر کرنے پر حصر کیا ہے۔ یہ حدیث اگر صحیح بھی ہو تو بھی حدیث احاد ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ احادیث احاد کسی عقیدہ کی بنیاد نہیں بن سکتیں اور نہ پیشگوئیوں کے سلسلے میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

مفسرین کے دعویٰ کی تیسری بنیاد حدیث معراج ہے جس میں آتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ آسمان پر گئے تو یکے بعد دیگرے آسمان کھلتے جاتے تھے اور حضور ان میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں حضور نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰؑ اور ان کے خالہ زاد بھائی حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دیکھا ۔ ہمارے نزدیک اس سند سے اس استدلال کی کمزوری ظاہر کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ اکثر شارحین حدیث نے معراج کے موقع پر آنحضرت ﷺ کا نبیوں سے ملنا صرف روحانی قرار دیا ہے اور جسمانی ملاقات کی نفی کی ہے ملاحظہ ہو فتح الباری، زاد المعاد وغیرہ۔

کتنی عجیب بات ہے کہ مفسرین بل رفعه الله إليه میں رفع کے معنی حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر چلے جانے کا استدلال حدیث معراج سے کرتے ہیں جبکہ ان میں سے ہی ایک گروہ حدیث معراج میں آنحضرت ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کو جسمانی قرار دینے کے لئے آیت بل رفعه الله إليه سے سند پکڑتا ہے۔ گویا اس طرح جب وہ حدیث کی شرح کرنے لگتے ہیں تو اپنے مفہوم کے لئے آیت کو دلیل گردانتے ہیں اور جب آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو اپنے مفہوم کیلئے آیت پر حدیث کو دلیل بنا لیتے ہیں۔

ہم جب سورۃ ال عمران کی آیت إنى متوفيک و رافعک إلىّ کو سورت نساء کی آیت بل رفعه الله إليه سے ملاتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ مؤخر الذکر آیت میں پہلی آیت کے وعدہ کے ایفاء کی خبر دی گئی ہے اور یہ وعدہ وفات، رفع اور کفار کے الزامات سے تطہیر کا تھا۔ دوسری آیت (بل رفعه الله إليه) میں اگرچہ وفات اور تطہیر کا ذکر موجود نہیں ، صرف رفع الی اللہ کا بیان ہے لیکن ضروری ہے کہ اس آیت کی تفسیر کے وقت دونوں آیتوں کو اکٹھا کرنے کے لئے پہلی آیت میں مذکور جملہ امور کو ملحوظ رکھا جائے پس معنی یہ ہونگے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو وفات دی ان کا رفع فرمایا اور کفار سے انہیں تطہیر بخشی۔ علامہ الوسیؒ نے إنى متوفيک کی تفسیر میں متعدد معانی ذکر کئے ہیں جن میں سے زیادہ واضح اور موزوں تر یہ ہیں کہ اے عیسیٰ! مَیں تیری مدتِ حیات کو مکمل کر کے تجھے طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں، تجھ پر ان کو مسلط نہ ہونے دوں گا جو تجھے قتل کر دیں۔ یہ دشمنوں سے محفوظ رکھنے اور ان کے منصوبہ قتل سے بچانے کے لئے کنایہ ہے کیونکہ خدا کے پوری عمر دینے اور طبعی عمر سے وفات دینے سے یہی لازم آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو رفع بعد وفات ہوتا ہے وہ مرتبہ کی بزرگی کے معنوں میں ہی ہوتا ہے نہ کہ جسم کا اُٹھانا، بالخصوص جبکہ رافعک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قول و مطهرک من الذين كفروا بھی موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے اعزاز و تکریم کا معاملہ مذکور ہے۔ لفظ رفع ان معنوں میں قرآن مجید میں بکثرت آیا ہے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔

فى بيوت أذن الله أن ترفع۔ نرفع درجات من نشآء۔ ورفعنا لک ذكرک۔ ورفعناه مكان عليا۔ يرفع الله الذين آمنو۔(سورة النور:37)

پس اللہ تعالیٰ کے ارشاد رافعک إلى اور بل رفعه الله إليه میں اسی مطلب کو ظاہر کیا ہے۔ جو عربوں کے قول لحق فلان برفيق الأعلى اور آیت إن الله معنا نیز عند مليک مقتدر میں داخل ہو جانے کے کچھ اور مراد نہیں ہوتا نہ معلوم لفظ إليه سے آسمان کا لفظ کیسے نکال لیا گیا ہے۔ یقیناً یہ قرآن کریم کی واضح عبارت پر ظلم ہے اور محض ان روایات اور قصوں کو ماننے کی بناء پر یہ ظلم کیا گیا ہے جن کی یقینی صحت تو کجا ظنی صحت پر بھی کوئی دلیل یا آدھی دلیل بھی قائم نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض ایک رسول تھے ان سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی قوم نے ان سے دشمنی کی اور ان کے متعلق ان کے بُرے ارادے ظاہر ہوگئے۔ تب وہ جملہ انبیاء و مرسلین کی سنت کے مطابق ذات باری کی طرف ملتجی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے غلبہ و حکمت کے مطابق ان کو دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا اور ان کے منصوبہ کو ناکام کر دیا۔ یہ وہ امر ہے جو آیت قرآنیہ فلما أحس عيسٰى منهم الكفر قال من أنصارى إلى الله میں مذکور ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی تدبیر کی نسبت اپنی تدبیر کے زیادہ مخفی ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے تباہ کرنے کے لئے جو مکر کیا تھا اس خدائی تجویز کے سامنے جو حضرت عیسیٰؑ کی حفاظت کے لئے تھی ناکام ہو گیا۔ فرمایا إذ قال الله يا عيسٰى إنى متوفيک و رافعک إلى و مطهرک من الذين كفروا اس میں اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ کو بشارت دی ہے کہ وہ دشمنوں کی تدبیر کو ناکام کر دیگا اور مسیحؑ کو ان کے مکر سے بچائے گا۔ مسیحؑ کو پوری عمر دے گا یہاں تک کہ مسیحؑ قتل و صلب کے بغیر طبعی موت سے فوت ہوگا پھر خدا اس کا رفع کریگا۔ یہ وہ مفہوم ہے جو ہر پڑھنے والے کو ان آیات سے سمجھ آتا ہے جن میں حضرت عیسیٰؑ کے انجام کی خبر دی گئی ہے بشرطیکہ وہ پڑھنے والا خدا تعالیٰ کی اس سنت سے واقف ہو جو وہ نبیوں کے ساتھ اختیار کرتا رہا ہے جبکہ ان

باقی صفحہ نمبر 9پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

شفاء کا اصل ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے اگر اس کا اذن ہو تو دعاؤں کو شفاء کی طاقت ملتی ہے

ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے، مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑ کر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کر کے اپنی اور دنیا کی روحانی شفاء کا انتظام کریں

(قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے حوالہ سے روحانی وجسمانی شفاؤں کا بصیرت افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز-فرمودہ 26؍دسمبر 2008ء بمطابق 26؍فتح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفت شَافِی کا ذکر کرتے ہوئے جسمانی عوارض سے شفاء کے بارے میں کچھ باتیں کی تھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے علاج کے لئے بعض چیزیں پیدا کر کے ان میں شفاء رکھی ہے۔ لیکن شفاء کا اصل ذریعہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے اگر اس کا اذن ہو تو دعاؤں کو شفاء کی طاقت ملتی ہے اور آخر پر مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بعض دفعہ تمام قسم کے علاج ناکام ہو جاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ مستحق بندوں کی دعاؤں کو سن کر شفاء عطا فرماتا ہے اور جب اس طرح واضح رنگ میں دعا سے شفاء کا معجزہ ظاہر ہوتا ہے تو ایک مومن بندے کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے تمام قدرتوں کا مالک ہونے پر ایمان پختہ ہوتا ہے۔ یہ معجزات دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم وادراک حقیقی رنگ میں حاصل ہوتا ہے اور جب یہ سب کچھ ایک مومن کو نظر آتا ہے تو نتیجتاً اس کی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ تو گویا یہ چیز یعنی اپنے یا اپنے کسی پیارے مریض کا کسی خوفناک مرض سے شفاء پانا اس کا موت کے منہ سے واپس آنا جو کہ ایک جسمانی شفاء ہے مومن بندے کو روحانیت میں ترقی کی طرف لے جاتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ بعض اوقات جسمانی شفاء سے روحانی شفاء کی بنیاد بھی پڑ جاتی ہے اور اصل میں انسانی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان روحانی طور پر ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہونے کی کوشش میں ہمیشہ لگا رہے اور ایک صحت منداور خالص عبد بننے کے لئے اس کے قدم ہمیشہ اُٹھتے رہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کہا ہے کہ میری عبادت کی طرف توجہ دو اور میرے احکامات پر عمل کرو تو جسمانی شفاؤں کے ساتھ ساتھ روحانی شفاء کے نظارے بھی ہر آن دیکھتے چلے جاؤ گے۔

اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اپنے نبی کامل ﷺ کے ذریعہ ایک کامل تعلیم ہماری روحانی شفاء کے لئے قرآن کریم کی صورت میں ہمارے لئے نازل فرمائی۔ قرآن کریم میں کئی جگہ خدا تعالیٰ نے اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ قرآن کریم کس کس طرح تمہارے لئے شفاء ہے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے شہد کی مکھی کے حوالے سے شفاء کا ذکر کیا تھا اور وہ جسمانی بیماریوں سے شفاء ہے۔ لیکن اگر غور کریں تو اس شہد کی مکھی کے ذریعہ روحانی شفاؤں کے راستوں کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب شہد کی مکھی کا ذکر فرمایا تو وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ (النحل:69) اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔ جس کے نتیجہ میں پھر آگے ذکر ہے کہ اس نے اونچی جگہ چھتے بنائے اور پھولوں کا رس چوس کر مختلف دوروں سے گزر کر شہد بنایا۔ جس کے بارہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل: 70) کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے اور اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (النحل:70) یقیناً اس میں غور فکر کرنے والے لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔ کس غور کی طرف یہاں اشارہ ہے؟ یہ اس بات کے غور کی طرف اشارہ ہے کہ ایک معمولی مکھی کو اللہ تعالیٰ نے وحی کر کے وہ راستہ دکھا دیا جس سے ایسی چیز پیدا ہوئی جو لوگوں کے لئے شفاء بن گئی۔ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم، سب اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ شہد میں شفاء ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر کام کے لئے وحی الٰہی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اے لوگو! تم میں سے بعض جو خدا تعالیٰ کی وحی کے انکاری بن جاتے ہیں اس بات پر غور کرو کہ شہد بنانے کا سارا عمل، پھولوں کا رس چوسنے سے لے کر شہد بننے تک، اللہ تعالیٰ کی وحی کی وجہ سے مکمل ہوا ہے۔ بلکہ معمولی جانور بھی اپنے کاموں کے لئے وحی کے محتاج ہیں، جن کو اپنے کاموں سے متعلق راہنمائی ملتی ہے۔ اور جانوروں، کیڑوں مکوڑوں میں اس کی اعلیٰ ترین مثال شہد کی مکھی کی وحی ہے۔ تو انسان کس طرح کہہ سکتا ہے؟ کہ وہ خود ہی ہدایت پا جائے گا یا اس کو کسی ہدایت کی ضرورت نہیں، سب کام خود بخود ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں فرمایا کہ: ایک دنیادار انسان سمجھتا ہے کہ اس کی کوشش سے وہ اپنے مقصد حاصل کر لیتا ہے، اپنی کوشش سے اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ اس کی کوشش بھی دعا ہی کی ایک قسم ہے اور اس کے نتیجہ میں جو تدبیر اس کے ذہن میں آتی ہے وہ بھی وحی کی ایک قسم ہے۔ پس انسان کو شہد کی مکھی کے عمل سے یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے بغیر کسی چیز کا اعلیٰ حصول ممکن ہی نہیں۔ اس لئے انسان جو اشرف المخلوقات ہے، جس کے لئے دو زندگیاں مقرر ہیں، ایک اس جہان کی اور ایک اگلے جہان کی دائمی زندگی۔ اور اگلے جہان کی زندگی کا انحصار اس جہان کے اعمال پر ہے۔ وہ اعمال کون سے ہیں، وہ جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اعمال پر انحصار ہے تو وہ بغیر وحی کے کس طرح اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار کر اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

پس انسان کی کامیاب زندگی کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزاری جائے وحی الٰہی ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے قانون بنایا ہوا ہے کہ اپنے انبیاء کے ذریعہ اپنے نیک

لوگوں کے ذریعہ روحانیت کے حصول کے راستوں کی راہنمائی کرواتا ہے۔اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ جو کہ انسان کامل تھے، وحی بھی کامل کی اور قرآن کریم جیسی کامل کتاب وحی الٰہی کے ذریعہ نازل ہوئی۔جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بھی شفاء ہے۔روحانی شفاء تو ہے ہی جسمانی شفاء بھی ہے۔

ایک دفعہ کچھ صحابہؓ کسی جگہ گئے وہاں کے قبیلے کا سردار بیمار ہوگیا یا اس کو سانپ نے ڈس لیا تو ایک صحابی کو پتہ لگا اس پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔آنحضرت ﷺ کو آ کے بتایا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کس طرح دم کیا؟ انہوں نے عرض کیا کی یا رسول اللہ! سورۃ فاتحہ کا دم کیا۔تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک دم کیا۔تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ اس میں شفاء ہے؟۔

(بخاری کتاب الاجارۃ۔ باب ما یوتی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب)

بلکہ وہاں یہ بھی واقعہ ہوا کہ اس سردار نے جب صحت پائی تو اس صحابی کی خدمت میں بکریوں کا ایک ریوڑ پیش کیا جو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا کہ مَیں معاوضہ نہیں لیتا۔آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو تمہیں خود دیتا ہے اسے لینے میں کوئی حرج نہیں۔لیکن اس صحابی نے کیوں انکار کیا اس لئے کہ ہمیں یہ حکم ہے کہ قرآن کریم کو کمائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔آج کل کے پیروں فقیروں کی طرح جو تعویذ گنڈے کرتے اور پیسے کماتے ہیں۔ان کے لئے یہ سبق ہے۔بہرحال اللہ کا بڑا احسان ہے کہ احمدی اس سے محفوظ ہیں۔

پس کہنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم میں روحانیت کے ساتھ ساتھ جسمانی عوارض سے شفا کا بھی ذکر ہے، اور اس روحانی بیماریوں سے شفاء کے بارے میں قرآن کریم میں مختلف آیات میں ذکر آیا ہے۔اب مَیں کچھ آیات پیش کروں گا۔لیکن آیات پیش کرنے سے پہلے اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت ﷺ پر کامل کتاب نازل فرمائی۔لیکن اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس کامل کتاب کے اتارنے کے ساتھ اب وحی کے دروازے بھی بند کر دیئے ہیں۔گو شریعت کامل ہوگئی اور دین مکمل ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح پہلے انبیاء بھیجے اور ان پر وحی ہوتی تھی، باوجود اس کے کہ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آتے تھے، اسی طرح اب بھی ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام اب بھی جاری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ توریت نازل ہوئی لیکن اس کے بعد بہت سے انبیاء بھیجے تا کہ اس کی تائید اور تصدیق کریں اور زمانے کے گزرنے سے جو لوگ عمل چھوڑ دیتے ہیں ان کی طرف ان کو توجہ دلاتے رہیں اور اس دین کی پیروی کرتے ہوئے جو اُن سے پہلے کے انبیاء پر ہوا، یا کسی شرعی نبی پر اترا تھا۔اللہ تعالیٰ ان انبیاء سے بھی ہم کلام ہوتا رہا جو بعد میں آنے والے تھے۔اور اس سے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی مضبوطی پیدا ہوتی رہی۔تو فرمایا کہ اسی طرح قرآن کریم کے نزول کے بعد بھی وحی کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مثال بھی دی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کی تعلیم کی تائید میں بھیجا۔اس کو پھیلانے کے لئے بھیجا تا کہ اللہ تعالیٰ کے براہ راست مکالمہ و مکاشفہ کے حوالے سے قرآنی تعلیم کو مومنوں کے دلوں میں بھی صحیح رنگ میں راسخ کریں اور غیروں کو اس حوالے سے تبلیغ کریں اور دعوت دیں تا کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا اور وحی صرف پرانے قصے نہ رہیں بلکہ جاری عمل ہوتے ہوئے قرآن کریم کے تمام نقائص سے پاک تعلیم پر ایمان، آنحضرت ﷺ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور ایمان میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے، مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں'' وہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں''۔

پس ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔وحی والہام کا راستہ کبھی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کے مشن کو اللہ تعالیٰ کی خاص راہنمائی میں جاری رکھنا خلافت کا کام ہے۔اور قرآن کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہمارا سب سے بڑا مشن ہے تا کہ دنیا کامل اور مکمل علاج سے فیض پاتے ہوئے اپنی روحانی شفاء کا بھی انتظام کر سکے۔آج جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت پر لوگ اعتراض کرتے ہیں، وہ اپنی حالت دیکھ کر خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کیا علماء اور مفسرین کے ہونے کے باوجود قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ وہ تمہارے سینوں کی کدورتیں دُور کر کے انہیں شفاء دیتا ہے۔مسلمانوں کو کوئی فیض پہنچا رہا ہے؟ مجموعی طور پر مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ اس بات کی نفی کر رہی ہے۔باوجود اس کے قرآن کریم موجود ہے اُن کے زُعم میں ان کے علماء اور مفسرین موجود ہیں، لیکن وہ فیض انہیں حاصل نہیں ہو رہا۔تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی تعلیم میں کوئی کمی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔اگر جھوٹ ہے تو اس نام نہاد دعویٰ کرنے والوں کے عملوں میں ہے جو کہتے ہیں کہ ہمیں کسی مسیح اور مہدی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اپنے عمل سے آنحضرت ﷺ کے حکم کا انکار کر رہے ہیں۔قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی مومنین کے لئے شفاء ہے۔اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو ہمیشہ اس انعام کی قدر کرنے والا بنائے رکھے اب جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اس بارہ میں قرآن کریم کی کچھ آیات پیش کروں گا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل:83) اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا اور کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔

اس آیت میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اس میں شفاء اور رحمت ہے لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ جو مومن نہیں ان کے لئے اس میں گھاٹے کے سوا کچھ نہیں، خسارے کے سوا کچھ نہیں۔قرآن کریم نے تو ابتداء میں ہی، سورہ بقرہ کے شروع میں ہی فرمادیا کہ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (البقرۃ:2) کہ یہ کتاب ہے جس کے خدا تعالیٰ کے کلام ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔پس یہ روحانی شفاء اور مومنوں کے لئے ہدایت ہے۔جن کے دل گند سے بھرے ہوئے ہیں جو ہر وقت اس میں نقائص کی تلاش میں ہیں۔یہ لوگ بغضوں اور کینوں کی وجہ سے قرآن کریم سے فیض پا ہی نہیں سکتے ان کو تو قرآن کریم صرف اور صرف گھاٹے میں بڑھائے گا۔یہ لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ انجام یا بدانجام مقدر کیا ہوا ہے۔لیکن مومنوں کے لئے اس میں شفاء اور رحمت ہے اور وہ لوگ اس سے فیض پانے والے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اس کی تعلیم پر عمل کر کے پھر اپنی روحانی حالتوں کے معیار بلند کرتے چلے جائیں اور اس زمانہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا قرآن کریم کے اسرار و معارف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح بتائے جو ہمارے دلوں کی کدورتوں اور بیماریوں کو ایسے حیرت انگیز طور پر دُور کر دیتے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔اور تب احساس ہوتا ہے کہ دوائی تو موجود تھی لیکن استعمال کا طریقہ نہیں آتا تھا۔علاج تو کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور اب بھی کرتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا لیکن اس علاج کے ساتھ کیا کیا پرہیز ضروری ہیں یہ پتہ نہیں۔ کیونکہ ہر دوائی کے ساتھ ڈاکٹر کچھ پرہیز بھی بتاتے ہیں۔پس اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے مسیحا کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کے پاس پہنچا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''یہ خدا کا قول ہے کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی، روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔روحانی طور پر اس لئے کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد ان کے عملی حالات درست ہوگئے۔اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور مَیں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہوگئی ہے کہ کس طرح وہ جذبات نفسانیہ سے پاک ہوں۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن۔جلد 22 صفحہ 86۔حاشیہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

پس جس کو خدا تعالیٰ نے مریضوں کو برکت دے کر شفایاب کرنے کی ضمانت دی ہے یہی اب آنحضرت ﷺ کا غلام صادق اور عاشق قرآن ہے۔ جس کے ماننے سے روحوں کو شفاء نصیب ہوگی۔ بشرطیکہ تمام پرہیزوں کے ساتھ اس سے فیض اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس کے ساتھ ہی اس آیت میں ایک اور مضمون بھی واضح ہوتا ہے کہ اب مومنوں کو خوش ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وہی وارث ہیں۔ قرآن کریم میں درج تمام پیشگوئیاں مومنوں کے حق میں ماضی میں بھی پوری ہوئیں اور آخرین کے دور میں بھی پوری ہوں گی اور مومنین کی جماعت اور شیطان کے خلاف جو جنگ جاری ہے اس کا انجام آخر کار مومنوں کے حق میں ہی نکلنا ہے اور مخالفین نے خائب و خاسر ہونا ہے۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو مسیح موعودؑ کے زمانے کے لئے بھی اسی طرح قائم ہے۔

پس مَیں یہاں پھر ہمدردی کے جذبے سے تمام سعید فطرت مسلمانوں سے بھی کہتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ آیا ہوں اور کہتا رہا ہوں کہ قرآن کریم کی تعلیم کا حقیقی فیض اور شفاء اور رحمت اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑنے سے ہی وابستہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بڑی تاکید سے اپنے ماننے والوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ آخرین میں آنے والے سے جڑو گے تو وہ فیض پالو گے جو پہلوں نے پایا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑ کر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کر کے اپنی اور دنیا کی روحانی شفاء کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ اس کا حق ادا کرنے والے بنتے چلے جائیں اور کبھی اس فیض سے محروم نہ ہوں۔

پھر سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَآأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (یونس:58) کہ اے انسانو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت کی بات آ چکی ہے۔ اسی طرح جو بیماری سینوں میں ہے اس کی شفاء بھی اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت بھی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ وہ خدا جو تمام کائنات کا ربّ ہے۔ زمین آسمان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی ربوبیت سے باہر ہے۔ پس اس کلام کو معمولی نہ سمجھو اور نہ ہی اس رسول ﷺ کو معمولی سمجھو جس پر یہ کلام اترا ہے۔ وہ رسول جس کو ہم نے رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا ہے وہ اس صفت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کلام کے ذریعہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عذاب سے بچ سکو۔ وہ تمہارے سینوں کو بیماریوں سے پاک کرتا ہے تا کہ تم روحانیت میں ترقی کر سکو۔ وہ تمہاری ہدایت اور رحمت کا سامان کرتا ہے جس سے ہدایت پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے بنو اور جب یہ سب کچھ ہوگا تبھی تم مومن کہلانے کے حقدار بنو گے۔ پس آنحضرت ﷺ پر یہ کتاب اتار کر اللہ تعالیٰ نے کُل انسانیت پر احسان کیا ہے۔

یہ ایسا کامل کلام ہے جس میں وہ تمام نصائح موجود ہیں۔ ان تمام اوامر و نواہی کا ذکر ہے جو انسان کو بااخلاق انسان بنا کر پھر باخدا انسان بناتے ہیں۔ پس ایسی کامل کتاب سے اے لوگو! فیض پانے کی کوشش کرو تا کہ تمہاری دنیا بھی سنور جائے اور تمہاری آخرت بھی سنور جائے۔ اس دنیا اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے لگو۔ پس یہ ایک انتہائی پیارا انداز ہے قرآن کریم کا اور اگر ایک عقلمند آدمی، ایک عقلمند انسان اس پر غور کرے تو یہ بات اس الزام کا رَدّ ہے جو اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ اسلام سختی سے اپنے دین کے پرچار اور اپنے احکامات کو ٹھونسنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تو تمہارے رب کی طرف سے نصیحت ہے اور یہ تمہارے فائدے کے لئے ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جتھا بنا کر طاقتور بنانے کے لئے نہیں ہے یا انسانوں کو زیر کر کے ان پر اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ خالصتاً تمہارے فائدے کے لئے ہے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (النحل:126) کہ تُو حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ لوگوں کو اپنے ربّ کی طرف بلا۔ پس یہ مَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم ہے جس میں صرف اور صرف انسانوں کی بھلائی اور بہتری کا ذکر ہے۔ اور ایسی خوبصورت تعلیم ہے جو روحانی طور پر شفاء کے سامان پیدا کرتی ہے۔ پس ہمیں اگر تبلیغ کا حکم ہے اسلام کا پیغام پہنچانے کا حکم ہے تو اس لئے نہیں کہ اپنی طاقت یا جتھہ بنائیں بلکہ اس لئے کہ اپنے دل میں دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا کرتے ہوئے اور ان جذبات سے پُر ہو کر انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لائیں۔ ان کی روحانی بیماریوں کو دُور کریں۔ انہیں بتائیں کہ یہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر اتری، اب تمہاری روحانی شفاء کا واحد ذریعہ ہے۔ خدا کے لئے اسے قبول کرو اور اپنی دنیا و آخرت سنوارو۔

مَیں نے اسلام پر سختی اور شدت پسندی کے الزام کا ذکر کیا تھا۔ اگر تاریخ دیکھیں تو اسلام نے دلوں کو اس قرآنی تعلیم کے ذریعہ سے ہمیشہ جیتا ہے، ماضی میں جتنی فتوحات ہوئی ہیں اسی خوبصورتی کی وجہ سے ہوئی ہیں اور آج بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح دل جیت رہے ہیں۔ پس دنیا کو مَیں بتاتا ہوں کہ چند شدت پسندوں کے ناجائز عمل کی وجہ سے اسلام مخالف اور مغربی ممالک جو اسلام اور قرآنی تعلیم پر غلط الزام لگاتے ہیں انہیں بغیر سوچے سمجھے یہ الزام لگانے کی بجائے اس کی خوبصورت تعلیم کو دیکھنا چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اس تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں تا کہ انسانیت کی شفاء کا موجب بن سکیں اور جس ہدایت اور رحمت سے ہم فیض پا رہے ہیں اس میں دوسروں کو بھی حصہ دار بنانے والے بنیں۔ یہی حقیقی ہمدردی ہے جو آج ایک احمدی کو دنیا والوں سے ہونی چاہئے۔

یہاں ایک اور بات کی وضاحت کی بھی ضرورت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس:58) کی اس میں شفاء ہے ہر اس بیماری کے لئے جو ان کے سینوں میں پائی جاتی ہے۔ اس پر اب تک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ خیالات تو دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اچھے یا برے، ان کا دل سے کیا تعلق ہے لیکن اہل دل اس بات کے ہمیشہ قائل رہے ہیں کہ دل کا روحانیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور جب قرآن کریم نے کہہ دیا تو سب سے بڑی سند تو یہی ہمارے لئے ہے لیکن مَیں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس پر بھی اب ریسرچ ہو رہی ہے کہ دل اور دماغ کا کیا تعلق ہے اور آیا جذبات اور خیالات کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے یا نہیں پڑتا۔ کچھ سائنسدان اب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جذبات کا اثر پہلے دل پر ہی ہوتا ہے۔ خیالات کا اثر پہلے دل پر ہی ہوتا ہے اور ایک ریسرچ یہ ہے کہ دل، ماغ کو زیادہ معلومات دیتا ہے اس کی نسبت جو دماغ دل کو بھیجتا ہے۔ ابھی تو یہ جذباتی کیفیت اور بعض جسمانی عوارض تک ریسرچ ہے۔ روحانیت کے تعلق کی تو دنیادار براہ راست تحقیق نہیں کر سکتے لیکن اگر دیکھا جائے (جو ان کی ریسرچ سے بھی ثابت ہوتا ہے) کہ بعض جذبات کی کیفیت بعض برائیوں کی طرف لے جاتی ہے اور اگر اسی تناظر میں دیکھیں تو یہ دل کی روحانی بیماریاں ہی ہیں جو انسان کو ہدایت سے دور کرتی ہیں۔ بہرحال ایسے تحقیق کرنے والے بھی ہیں اور اس سے اختلاف رکھنے والے بھی ہیں جو ابھی اپنی تحقیق کر رہے ہیں۔ لیکن بہرحال دنیا کی توجہ اس طرف پیدا ہو رہی ہے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ شاید دل میں یہ بعض خیالات پہلے پیدا ہوتے ہیں اور پھر دماغ کو اطلاع کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک جو دل ہے وہ دراصل پہلے دماغ کو اطلاع کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن بعض یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں اصل میں پہلے دماغ ہے، دل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بہرحال اس طرف توجہ ہو رہی ہے۔

ہمارے ڈاکٹر نوری صاحب جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے انچارج ہیں۔ جب یہ سرکاری ملازم تھے تب بھی انہوں نے اپنے کلینک میں لکھ کر لگایا ہوا تھا کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد: آیت 29) کہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ تو احمدی ڈاکٹر ہی یہ سوچ رکھ سکتا ہے۔ یقیناً ذکر الٰہی دلوں کی تسلی کا باعث بنتا ہے۔ دل کی بہت سی بیماریاں بعض جذباتی کیفیات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ پس روحانی شفاء بھی اور جسمانی شفاء بھی اللہ کے ذکر میں ہے۔ اور اس کے طریقے قرآن کریم نے بڑے احسن رنگ میں کھول کر ہمیں بتائے ہیں اور اب بے شک جیسا کہ مَیں نے کہا بعض اختلاف رکھنے والے بھی موجود ہیں لیکن سائنسدانوں کی ریسرچ اس طرف چل رہی ہے۔

ضمناً مَیں یہاں ساتھ ہی یہ بھی ذکر کر دوں کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ڈاکٹر نوری صاحب اس کے انچارج ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اور ان کا سٹاف بڑی محنت سے اس ادارے کو چلا رہے ہیں اور اب تک تو بیماریوں کی شفاء کے ایسے ایسے معجزے دیکھنے میں آ رہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ بلکہ بعض ڈاکٹرز جو وہاں باہر امریکہ وغیرہ سے گئے انہوں نے خود مجھے بتایا کہ ایسے ایسے کیس ہم نے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ٹھیک ہوتے دیکھے کہ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح ٹھیک ہو گئے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے ڈاکٹر بھی دعا کر کے کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں میں شفاء رکھے اور پہلے سے بڑھ کر ان کے مریض شفاء پانے والے ہوں۔

پھر ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَ اَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۔قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۔اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ (حم سجدہ: 44) اور اگر ہم نے اسے عجمی یعنی غیر فصیح قرآن بنایا ہوتا تو وہ ضرور کہتے کہ کیوں نہ آیات کھلی کھلی یعنی قابل فہم بنائی گئیں۔ کیا عجمی اور عربی برابر ہو سکتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ وہ تو ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ہدایت اور شفاء ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرا پن ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان پر مخفی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دُور کے مکان سے بلایا جاتا ہے۔ اس سے پہلے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں ایسی باتیں تلاش کرتے رہتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو الجھاتے رہیں، دُور ہٹاتے رہیں اور اس تعلیم سے دُور رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو تو ہم دیکھ لیں گے کہ ان کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ اس دنیا میں جو چاہو کر لو لیکن یاد رکھو کہ یہ قرآن بڑی عزت والی کتاب ہے اور اس کے ساتھ استہزاء کر کے تم اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہو۔ تمہارے استہزاء اور تمہاری باتوں سے تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ اس کے اندر ایک سچی تعلیم ہے۔ جھوٹ نہ اس کے قریب پھٹک سکتا ہے نہ اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور جو بھی سعید فطرت ہو گا وہ بہر حال اس سے فیض پائے گا۔ اور جہاں تک بدفطرتوں کا تعلق ہے انہوں نے تو اعتراض کرتے رہنا ہے۔ یہ اعتراض کہ یہ عربی پہ کیوں اترا اور عجمی پہ کیوں اترا۔ اگر دوسری زبان میں اتارتے تو کہتے کہ عربی میں کیوں نہیں اتارا۔ جو کھلی کھلی آیات ہوتیں سمجھ آتیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں پھر فرمایا کہ یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لانے والے ہیں جنہوں نے اعتراض کرنے ہیں وہ تو بہرے ہیں اور اس وجہ سے اس تعلیم کی خوبصورتی کو سن ہی نہیں سکتے، ان کو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک تو ان میں بہرہ پن ہے، دوسرے انہوں نے دُور کھڑے ہو کر اس بہرے پن میں اور بھی اضافہ کر لیا اور وہ اس کے قریب بھی نہیں ہونا چاہتے تاکہ ان کو سمجھ آ جائے۔ دُور کھڑے ہو کر بس اعتراض کئے جاتے ہیں اور اس بات پر غور کرنا نہیں چاہتے۔ یہی حال آج کل کے قرآن کریم پر ان اعتراض کرنے والوں کا ہے جو مغرب میں ہیں کہ بغیر سمجھے جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں اس پر اعتراض کئے چلے جا رہے ہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کئی ایسے ہیں، بلکہ ہندوستان کے سفر میں مجھے ایک عیسائی ملے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مَیں قرآن کریم میں سے بعض باتیں تلاش کرتا ہوں اور مَیں اس کی اسی طرح عزت کرتا ہوں جس طرح بائیبل کی۔ بہر حال ان کے کچھ سیاسی بیان بھی ہوتے ہیں لیکن کئی باتیں انہوں نے مجھے بتائیں جو انہوں نے قرآن کریم سے سیکھیں۔ جو سیکھنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ ان کو پھر ہدایت بھی دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی اکثریت کو عقل دے کہ وہ اس خوبصورت تعلیم کو سمجھنے والے ہوں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔

ہمیں مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے ان کے سینے بھی کھولے۔ وہ بھی قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اپنی روحانی شفاء کا انتظام زمانے کے امام کو مان کر کرنے والے بنیں۔ آج کل جو دنیا میں مسلمانوں کا حال ہے۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر آیا ہوں۔ وہ ہر سچے اور دردمند مسلمان کو خون کے آنسو رلاتا ہے کہ وہ لوگ جو دنیا کی شفاء کا دعویٰ کرنے والے ہیں، جسمانی روحانی اور دنیاوی ہر لحاظ سے مریض بنے ہوئے ہیں، محتاج بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے تاکہ وہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیاوی اور دینی ہر مرض سے شفاء پانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے کہ زمانے کے امام کو مان کر اپنی دنیاوی اور دینی ہر مرض سے شفاء پانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے کہ زمانے کے امام کو مان کر وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ بحال کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس روحانی چشمے سے ہمیشہ فیض پاتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچا کر رکھے۔ آمین

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(عبدالستار خان۔ امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کو جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ یہ جلسہ مورخہ 8,7 اور 9 نومبر 2008ء کو ''مسجد بیت الاول'' گوئٹے مالا میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازراہ شفقت دو مرکزی نمائندگان مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، نائب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا اور مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب آف امریکہ بھجوائے گئے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ کئی سالوں کے وقفہ کے بعد یہ جلسہ منعقد ہو رہا تھا اس لئے سب احباب جماعت بہت خوش تھے۔

جمعہ اور ہفتہ کے روز باقاعدہ تقاریر کا پروگرام نہیں تھا بلکہ احمدی احباب، نومبائعین اور زیر تبلیغ افراد کے ساتھ مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں جن میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے جواب دئے جبکہ مکرم ڈاکٹر وسیم صاحب سپینش زبان میں ترجمانی کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ کئی احمدی دوستوں نے قبول اسلام و احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اسی طرح احباب نے تبلیغ اور تعلیم و تربیت میں بہتری کے لئے تجاویز بھی دیں۔

8 اور 9 نومبر کو نماز تہجد بھی ادا کی جاتی رہی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم و احادیث بھی دیا جاتا رہا۔ جلسہ کے دوسرے روز یعنی ہفتہ کو غیر مسلم احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی جو صبح دس بجے سے رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ وقفہ کے دوران نمازیں ادا کی گئیں اور کھانا و ریفریشمنٹ پیش کی جاتی رہی۔

غیر از جماعت احباب نے بہت دلچسپی لی اور بہت علمی فائدہ اٹھایا۔

9 نومبر کو جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ اس روز اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے سپینش ترجمہ کے بعد مکرم داؤد گونساس صاحب سیکرٹری تبلیغ نے اسلام اور احمدیت کا مختصر تعارف کروایا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد میں خاکسار عبدالستار خان (امیر گوئٹے مالا) نے ''آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک'' کے واقعات بیان کئے۔ جس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے ''اسلام میں عورتوں کا مقام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مکرم نسیم مہدی صاحب نے ''مذہب اسلام کی خوبیاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد حاضرین کو سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔

اس اجلاس میں گوئٹے مالا کے Native یعنی Maya کا ایک گروپ بھی اپنے روایتی لباس میں شامل ہوا اور ان کے چیف نے اپنی مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ اور اسلامی تعلیمات کی تعریف کی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلسہ میں 250 سے زائد افراد شامل ہوئے۔

ہمسایہ ملک El Salvador کے ٹی وی نمائندے نے آخری اجلاس کی ویڈیو فلم تیار کی اور خاکسار اور مولانا نسیم مہدی صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا جو 10 رنومبر کی خبروں میں نشر کیا گیا۔ یہ ٹی وی چینل گوئٹے مالا کے علاوہ ایل سیلویڈور (El Salvador) میں بھی دیکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل سے گوئٹے مالا اور سینٹرل امریکہ کے جملہ ممالک میں بھی احمدیت کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے اور بکثرت سعید روحیں آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کے لئے اعلان ھذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی
دفتر نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 ضلع جھنگ
Tel: 00 92 47 6212473

معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

خواجہ فریدالدین عطارؔ (513ھ۔627ھ) فرماتے ہیں:

کاملے گفتہ است می باید بسے — عقل و حکمت تا شود گویا کسے
باز باید عقل بے حد و قیاس — تا شود خاموش یک حکمت شناس

یعنی ایک کامل کا قول ہے کہ بولنے اور تقریر کرنے کے لئے بہت عقل اور حکمت درکار ہے لیکن چُپ رہنے کے لئے اس سے بھی کہیں زیادہ عقل درکار ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب انسان انتہائے درجۂ کمال تک پہنچتا ہے تب جا کر یہ سمجھتا ہے کہ مَیں نے کچھ نہیں سمجھا اور اس بنا پر چپ ہو جاتا ہے۔

بقیہ:مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

کے دشمن ان پر حملہ آور ہوتے ہیں نیز اس قاری کا ذہن ان روایات سے بھی خالی ہو جو کسی صورت میں قرآن مجید پر حَکم نہیں بن سکتیں۔

میری تو سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہود کے درمیان سے چھین کر آسمان پر لے جانا مکر کیسے کہلا سکتا ہے؟ اور پھر اسے ان کی تدبیر سے بہتر تدبیر کیسے قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ اس کا مقابلہ کرنا یہود کی اور نہ کسی اور کی طاقت میں ہے۔ یاد رکھیئے کہ لفظ مکر کا اطلاق اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ بات اسی طریق پر ہو اور عادت سے خارج نہ ہو۔ چنانچہ بالکل اسی طرح کی آیت آنحضرت ﷺ کے حق میں وارد ہوئی ہے فرمایا:

وإذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک أو یقتلوک أویخرجوک ویمکرون و یمکر الله والله خیر الماکرین۔

خلاصہ بحث:

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ

1۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کوئی ایسی سند موجود نہیں ہے جو تسلی بخش طریق پر اس عقیدہ کی بنیاد بن سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور وہ اب تک وہاں زندہ ہیں اور وہیں سے کسی وقت زمین پر نازل ہونگے۔

2۔ اس بارے میں آیات قرآنیہ صرف یہ ثابت کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے وعدہ فرمایا کہ ان کی مدت عمر کو پورا کریگا اور پھر اس کا اپنی طرف رفع کریگا اور اسے کافروں سے بچائے گا۔ اور یہ کہ یہ وعدہ پورا ہو چکا۔ دشمن حضرت عیسیٰؑ کو نہ قتل کر سکے نہ صلیب سے مار سکے بلکہ اللہ نے ان کی مدت زندگی کو پورا کر کے ان کو وفات دی اور ان کا رفع کیا۔

3۔ یقیناً جو شخص حضرت عیسیٰؑ کے زندہ جسم سمیت آسمان پر جانے اور آج تک وہاں بیٹھے رہنے اور آخری زمانہ میں اترنے کا منکر ہے وہ کسی ایسی بات کا منکر نہیں جو کسی قطعی دلیل سے ثابت ہو۔ پس ایسا شخص اپنے اسلام و ایمان سے ہرگز خارج نہیں ہوتا۔ اور اس کو مرتد قرار دینا ہرگز مناسب نہیں بلکہ وہ پکا مومن مسلم ہے۔ جب وہ فوت ہوگا تو مومن ہوگا۔ اس کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جائیگی جس طرح مومنوں کی پڑھی جاتی ہے اور اسے مومنوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا۔ اللہ کے نزدیک ایسے شخص کے ایمان میں کوئی داغ نہیں ہے اللہ اپنے بندوں کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

باقی رہا استفتاء میں مندرج آخری سوال کہ اگر حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آئیں گے تو ان کے منکر کا کیا حکم ہوگا؟ تو ہمارے مندرجہ بالا بیان کے بعد اس سوال کا کوئی موقع ہی نہیں اور یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ والله أعلم

محمود شلتوت

فتویٰ کا ردعمل

اس فتویٰ کا منظر عام پر آنا ہی تھا کہ مصر کے قدامت پرست علماء نے علامہ محمود شلتوت کے خلاف مخالفت کا زبردست طوفان کھڑا کر دیا اور اخبارات میں سب وشتم اور طعن وتشنیع سے بھرے ہوئے سخت اشتعال انگیز مضامین شائع کئے اور لکھا کہ یہ فتویٰ قادیانیوں کی موافقت میں ہے اور یہی وہ ہتھیار ہے جس سے قادیانی ہمارے ساتھ مباحثات ومناظرات کرتے ہیں اور یہ فتویٰ قادیانیت کی عظیم الشان فتح ہے اس لئے ازہر کو چاہیے کہ اس کو واپس لے لے۔

علماء مصر ازہر نے اس فتویٰ پر کس قدر گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار کیا؟ اس کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں فضیلت الاستاذ الشیخ عبداللہ محمد الصدیق الغماری کے ایک مضمون کے بعض اہم اقتباسات۔ (جناب شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ کے ایک مفصل مضمون (مطبوعہ الفضل 8/9 وفا ہش 1325، 8/9 جولائی 1946ء سے ماخوذ) کا اردو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ الشیخ محمد الصدیق الغماری نے لکھا۔

''ایک ہندوستانی عبد الکریم نامی نے ایک سوال مشائخ ازہر کے نام ارسال کیا جس میں یہ دریافت کیا گیا کہ آیا حضرت عیسیٰؑ ازروائے قرآن کریم وحدیث زندہ ہیں یا وفات یافتہ۔''

یہ اس سوال کا خلاصہ ہے۔ اگر سائل کا مقصد استفادہ اور استرشاد کا ہوتا تو اس سوال کا جواب ان ہندوستانی علماء کی کتب میں دیکھتا جو اس موضوع میں اردو اور عربی زبان میں تحریر کی گئی ہیں۔ لیکن یہ ہندوستانی اس سوال سے مستفیض ہونا نہیں چاہتا تھا بلکہ وہ تو اس فتویٰ کو باقاعدہ قانونی طریقہ سے حاصل کر کے اپنے دعاوی کے اثبات میں بطور ایک دلیل اور سہارا بنانا چاہتا تھا۔ اس کا یہ حیلہ کارگر ہوگیا اور دنیا کے عجائبات میں سے ایک اعجوبہ ہوگیا بلکہ یہ حیلہ اپنے نوع کے لحاظ سے اول نمبر پر ہے۔

یہ وہ اعجوبہ ہے جس سے ایک اندھے ہندوستانی نے ایک عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے، چنانچہ الرسالۃ والروایۃ کے 462 صفحہ میں ایک فتویٰ شیخ محمود شلتوت کے دستخطوں سے شائع ہوا ہے جس کا عنوان ''رفع عیسیٰ'' ہے اور اس فتویٰ کا مضمون یہ ہے کہ عیسیٰؑ حقیقی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ اور آپ کا رفع آسمان کی طرف نہیں ہوا۔ اور نہ ہی وہ آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور اس بارہ میں جتنی احادیث وارد ہیں وہ احاد کا درجہ رکھتی ہیں اور عقائد کے بارہ میں احاد کا کوئی درجہ نہیں۔ نیز یہ روایت وہبؓ بن منبہ اور کعب الاحبار کی ہے اور ان دونوں کا درجہ محدثین کے نزدیک معروف ہے یعنی غیر مقبولین اور غیر ثقتین۔

یہ وہ فتویٰ ہے جس نے امت محمدیہ کے اجماع کو پاش پاش کر دیا ہے اور احادیث متواترہ کے خلاف ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فتویٰ اس وجہ سے ایک بہت بڑی مصیبت اور ایک اہم واقعہ ہے۔ اس فتویٰ میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس کا دینے والا جلد باز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب قاری اس فتویٰ اور غیر مصر کے علماء کی تحقیق کے درمیان موازنہ کریگا تو وہ مندرجہ ذیل امور پر پہنچے گا کہ جامعہ ازہر کو علم حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ نتیجہ اس سے نکلتا ہے کہ مفتی نے دعویٰ کیا ہے کہ نزول عیسیٰؑ کی حدیث احاد میں سے ہے۔ دوسرے اسے اس حدیث کی صحت میں شک ہے جو کہ بخاری شریف اور مسلم میں موجود ہے۔ سوم وہ مفتی کہتا ہے کہ حدیث نزول وہبؓ اور کعبؓ سے مروی ہے۔ چہارم اس کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ حالانکہ ان کی احادیث صحیح ہیں۔ پنجم یہ کہ احادیث نزول میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

دوم: ازہر میں کوئی ایسا فرد نہیں پایا جاتا جو اجماع اور خلاف کے مواقع کو جانتا ہو کیونکہ مفتی نے حضرت عیسیٰؑ کے رفع اور نزول سے انکار کیا ہے۔ دوم یہ کہ احاد احادیث عقائد، اور مغیبات میں عمل نہیں ہوتا۔ یہ وہ امور ہیں جو قاری کے ذہن میں موازنہ کرنے سے پیدا ہوتے ہیں اور اس فتویٰ کو ازہر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ ازہر کے علماء کبار میں سے ایک عالم نے فتویٰ دیا ہے اور لوگ آج کل ظاہری حالات کی طرف دیکھتے ہیں اور وہ جزو کو کل پر محمول کرتے ہیں چاہے وہ صحیح امر کے خلاف ہی ہو۔

قادیانی جماعت نے اس فتویٰ کو اپنے لئے بطور ایک دلیل اور ہتھیار اختیار کر لیا ہے اور اس فتویٰ کو لے کر وہ مسلمانوں کے پاس جا کر ان کو بیوقوف بناتے اور ان کے خیال کو خطا پر محمول کرتے تھے اور وہ خوش اور مسرور ہیں اور وہ کامیاب اور فتحمند لہجہ میں کہتے ہیں۔ ھا ھو ذا الأزھر یوافقنا ویخالفکم فلیس عیسی بحی ولا ھو مرفوع ولا ھو نازل کما تزعمون فأین تذھبون۔

یہ ہے جامعہ الازہر جو ہماری تائید کر رہا ہے اور تمہاری مخالفت۔ پس عیسیٰؑ نہ تو زندہ ہیں اور نہ ہی ان کو آسمان پر اٹھایا گیا ہے اور نہ ہی وہ تمہارے گمان اور خیال کے مطابق آسمان سے نزول فرمائیں گے تم کس خیال میں پھر رہے ہو............ ہم نے اس فتویٰ اور ان حالات کو بچشم دید دیکھا اور حضرت مفتی صاحب سے کہہ دیا جو کچھ اس فتویٰ کے متعلق سنا اور دیکھا اور اس کی وجہ سے جو کچھ ہوا اور جو آئندہ ہوگا اس کا بھی ذکر کیا مگر مفتی صاحب نے اس کا یہ جواب دیا أنا أبدیت رأیی ولا یضرّنی أن أوافق القادیانیة أو غیرھم۔ یعنی میں نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جسکے مطابق اگر قادیانی جماعت یا غیر کی تائید ہوتی ہے تو مجھ یا اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا.................۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا:۔ بعض اوقات مصلحت عامہ اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ بعض آراء کو ظاہر نہ کیا جائے اور ان کو زاویہ خمول اور طاق نسیان میں رکھ دیا جائے۔ حضرت مفتی صاحب عالم مریخ میں زندگی بسر نہیں کرتے کہ ان کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ ان کو زمانہ کے حالات کا علم نہیں۔ سرزمین ہند میں ایک گروہ جو قادیانی فرقہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کی بحث اور کلام کا نقطۂ مرکزی موت عیسیٰ اور عدم رفع ہے۔ اس جماعت نے اپنے مبلغین ترکی، البانیہ، شام، مصر، امریکہ اور انگلستان وغیرہ میں بھیجے ہوئے ہیں............ مفتی صاحب پر یہ واجب تھا کہ وہ اس گروہ کی مخالفت کر کے خدا کا قرب حاصل کرتے اور مسلمانوں کی تائید کرتے۔ اگر وہ اس خیال سے بھی نہ کرتے تو کم ازکم ان علماء وکبار کی تائید کرتے جنہوں نے اپنی زندگی ان قادیانیوں کے دفاع کی خاطر وقف کر رکھی ہے۔

اے مفتی! تجھے تیرے رب کی ہی قسم ہے دیکھ کہ ہمارے ان ہندوستانی علماء بھائیوں کی کیا حالت ہوگی جنہوں نے کہ نزول عیسیٰؑ کو ستر احادیث سے اور حیات عیسیٰ ورفع عیسیٰ کو ثابت کر دیا...... جب ان کو قادیانی جماعت کے ذریعہ سے یہ اطلاع ہوئی ہوگی کہ ازہر ان کی مخالفت کرتا ہے اور اس کی رائے ہے کہ ان مسائل میں نہ تو کوئی دلیل ہے اور نہ شبہ دلیل۔ خدا کی قسم مَیں تجھ سے پھر پوچھتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے؟ اور ان کی کیا حالت ہوگی؟ مجھے یقین ہے کہ علمائے ہند دو احتمالوں میں مبتلا ہو جائینگے اور وہ دونوں ہی عار کا باعث ہیں۔ یا تو وہ یہ کہیں گے کہ ازہر علماء سے خالی ہو چکا ہے۔ یا وہ کتب ستہ یعنی صحاح ستہ اور کتب تفاسیر اور ان کی احادیث کی کتب سے جو کہ اہل علم کے درمیان متداول ہیں ان سے ناواقف ہیں یا وہ اس امر کا اظہار کرینگے کہ علمائے ازہر میں دینی جرأت نہیں ہے جو کہ خصوصاً ایک مومن کے شامل حال ہونی چاہیے، چاہے وہ پہلی رائے کا اظہار کرینگے یا دوسری کا جامعہ ازہر کا رتبہ ان کی آنکھوں سے گر جائے گا اور قلوب سے تعظیم جاتی رہے گی اور علمائے ازہر کے متعلق وہ شاعر کا یہ قول پڑھیں گے ؂

و إخوانا حسبتموھم دروعا
فکانوھا ، ولاکن للاعادی

اور کئی بھائی ہیں جن کو مَیں نے اپنے لئے زرہ یعنی بچاؤ کا ذریعہ خیال کیا تھا۔ بیشک وہ آفات ومصائب سے بچانے کے لئے زرہیں تھیں لیکن حقیقت میں دشمنوں نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ (بحوالہ الفضل 8 وفا ہش 1325 (8جولائی 1946ء صفحہ 4-5)

الشیخ نے علامہ شلتوت کو وفات مسیحؑ کا صاف صاف اقرار کرنے کی پاداش میں بُرا بھلا کہنے کے علاوہ ان کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا۔

1۔ استاذ شلتوت نے اپنی رائے کے اظہار میں غلطی کی ہے۔ مفتی کو چاہیے کہ وہ قواعد افتاء اور اصول سے کماحقہ واقف ہو۔ انہیں چاہیے تھا کہ وہ ازروئے علم غور سے دیکھتے اس معاملہ میں جو ان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اور مستفتی (فتویٰ دریافت کرنے والے) کے احوال کا خیال رکھتے ہوئے فتویٰ دیتے۔ نیز یہ خیال کرتے کہ اس سوال کا مقصد کیا تھا کیونکہ بعض اوقات مفتی کے سامنے ایسا واقعہ پیش کرنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اسے فتنہ برپا کرنے میں بطور جواب استعمال کیا جائے اس لئے مفتی کو چاہیئے کہ وہ بیدار اور روشن بصیرت والا ہو۔ اور سوال کے مطابق جواب دے۔ جیسے علماء سابقین کیا کرتے تھے......''

یہ فتوےٰ ہمارے ایک ہندوستانی احمدی بھائی بابو عبدالکریم صاحب یوسف زئی نے دریافت کیا تھا۔ ان کے متعلق شیخ الغماری نے تحریر کیا۔

''ایک ہندوستانی فوجی جو کہ چوبیس گھنٹے موت کے منہ کے سامنے کھڑا ہے اور وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ محتاج ہے کہ وہ احکام توبہ پر عمل کرے اور مظالم سے خلاصی کا طریقہ معلوم کرے اور حقوق اللہ والعباد کا علم حاصل کرے کیونکہ ان حالات میں اسے ان باتوں کی معرفت زیادہ ضروری ہے۔ لیکن اسے کیا سوجھتا ہے؟ یہ کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہے یا وفات پا چکے ہیں؟ وہ آسمان سے نزول فرمائیں گے یا نہیں؟ اسے یہ کیا خیال آیا اور ان سوالات سے اسے کیا تعلق؟ کیا اس نے تمام عقائد سے واقفیت حاصل کر لی ہے اور اس کے لئے سوائے اس عقیدہ کی تخلیق کے کوئی چیز باقی نہیں رہی؟ کیا اس نے ہر واجب علم حاصل کر لیا ہے؟ کیا احکام الصلوٰۃ والصوم کو اس نے معلوم کر لیا؟ اور سمجھ لیا ہے؟ اگر فاضل استاذ جلدی نہ کرتے اور ان سوالوں پر غور کرتے تو وہ حقیقی راز معلوم کر لیتے جس کی وجہ سے یہ امر دریافت کیا گیا تھا اور پھر اس کو درست جواب دیتے لیکن علامہ شلتوت نے ان امور پر غور نہ کیا اور جلدی سے جواب دے کر ایک بہت بڑی مصیبت خرید لی ہے۔

(الفضل 9 وفا 1325ہش (9جولائی 1946ء صفحہ 4)

علامہ محمود شلتوت کی طرف سے علماء کو مدلل اور مسکت جواب

الغرض الشیخ عبداللہ محمد الصدیق الغماری اور دوسرے مصری علماء نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا کہ علامہ شلتوت فتویٰ وفات مسیح واپس لے لیں مگر علامہ موصوف نے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر نام نہاد علماء کے سامنے گھٹنے ٹیکنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور خم ٹھوک کر میدان مقابلہ میں آ گئے اور الرسالۃ والروایۃ کی پانچ اشاعتوں میں مخالفین کے چھوٹے بڑے سب اعتراضات کے عالمانہ رنگ اور شستہ اور پاکیزہ زبان میں نہایت درجہ مدلل اور مسکت جوابات دیئے۔ جن سے مسئلہ وفات مسیح کے تمام پہلو بالکل نمایاں ہو کر سامنے آ گئے۔

کتاب ''الفتاویٰ'' میں اشاعت

علامہ محمود شلتوت نے ایک عرصہ بعد اپنا یہ مکمل فتویٰ اور اس پر اعتراضات کے جوابات کا ملخص اپنی مشہور کتاب ''الفتاویٰ'' میں بھی چھاپ دیا۔ اس طرح اس فتویٰ کو مصری حکومت کے مفتی اعظم کے سرکاری فتویٰ کی حیثیت حاصل ہوگئی۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد 8 صفحہ 296 تا 313)

(باقی آئندہ)

یوگنڈا میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں

فیئر وے ہوٹل (کمپالا) میں عشائیے کا اہتمام

قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں نظر ثانی شدہ تیسرے ایڈیشن کی تقریب رونمائی

دو وزرائے مملکت، تین ممبران پارلیمنٹ کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے معززین کی شرکت

(رپورٹ: ندیم خالد رانا ۔ یوگنڈا)

عشائیہ

مورخہ 11/اکتوبر 2008ء کو خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے سلسلہ میں Fairway Hotel کمپالا میں عشائیے کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کی مہمان خصوصی Hon. Rukia Naka Dama وزیر مملکت برائے Gender تھیں۔ ہوٹل کے مرکزی ہال میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے فوراً بعد سات بجے شام پروگرام کا آغاز مکرم حافظ الیاس کساوے صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کی اہمیت بیان کی۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اور چار خلفائے راشدین کے بعد اسلام نے ہمیشہ ہمیش کے لئے بے یارومددگار نہیں رہنا تھا۔ بلکہ حضور اکرم ﷺ کی پیش خبریوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود میں بعثت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ اور یہ سلسلہ 1908ء سے خلافت احمدیہ کی شکل میں جاری ہے۔ مکرم امیر صاحب نے مقام خلافت کی نوعیت، اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہم خلافت کے بیش بہا انعامات کے وارث بننے پہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکروسپاس پیش کرتے ہیں۔

قرآن کریم کا ترجمہ

آج کے دن کی دوسری اہم بات قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں نظر ثانی شدہ تیسرے ایڈیشن کی تقریب رونمائی ہے اور یہ نعمت بھی ہمیں خلافت احمدیہ کے طفیل ہی مل رہی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے مسلمان بھائیوں اور غیر مذاہب کے اہل علم احباب سے اپیل کی کہ وہ تقویٰ سے کام لے کر قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ اس سے ان کے دلوں میں پیدا ہونے والی پاک تبدیلی انہیں نہ صرف یوگنڈا کا ایک ذمہ دار شہری بنادے گی بلکہ بین المذاہب تفرقات بھی دور ہوں گے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام برموقع 27/مئی 2008ء کا آخری اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور انور نے فرمایا تھا:

پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! مَیں امید کرتا ہوں کہ اس عہد نے آپ کے اندر ایک نیا جوش اور ایک نیا ولولہ پیدا کیا ہوگا۔ شکرگزاری کے پہلے سے بڑھ کر جذبات ابھرے ہوں گے۔ پس اس جوش اور ولولے اور شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں داخل ہو جائیں۔

پس اے میرے پیارو اور میرے پیاروں کے پیارو! اٹھو آج اس انعام کی حفاظت کے لئے نئے عزم اور ہمت سے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گرتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے میدان میں کود پڑو کہ اسی میں تمہاری بقا ہے، اسی میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے اور اسی میں انسانیت کی بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن

آخر پر مکرم امیر صاحب نے صدر مملکت اور حکومت وقت کا ملک میں مذہبی رواداری کو فروغ دینے کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے سب معزز مہمانوں کی آمد پر ان کے لئے بھی دعائے خیر کی۔

اس کے بعد Hon.Sadiq Myinga صدارتی مشیر برائے R.D.C. نے اپنے مختصر خطاب میں صدسالہ تقریبات کے انعقاد پر جماعت کو مبارکباد پیش کرنے کے علاوہ حکومت وقت کی طرف سے ہر نیک کام میں تعاون کا یقین دلایا۔

بعدازاں H.E. Boney M. Katatumb آنریری قونصلیٹ آف پاکستان نے بطور قونصلیٹ اپنے تقرر کو اسلام کی رواداری کی تعلیم کا علمبردار قرار دیا۔ انہوں نے بھی صد سالہ خلافت جوبلی پر تمام احباب جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

مکرم شیخ یوسف علی کائرے صاحب نے قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کی مختصر تاریخ اور نظر ثانی شدہ تیسرے ایڈیشن کے محاسن بیان کئے۔

مکرم الحاج زکریا کزیٹو بولودا صاحب (Alh. Zakaria Kazito Bulwadda) نے اپنی کم علمی کے باوجود مولانا عبدالکریم شرما صاحب کی تحریک پر قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں ترجمہ کا کام ساٹھ کی دہائی کے اوائل میں شروع کیا۔ اور 14 سال کے لمبے عرصہ پر محیط یہ کام 1974ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ اس دور ان انہیں الحاج سلمان موانجے (Alh.Suleman Mwange) صاحب اور کئی اور مبلغین کی خصوصی معاونت حاصل رہی۔ ترجمہ کے پہلے ایڈیشن کی تدوین میں مولانا جلال الدین صاحب قمر کو بھی نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ترجمے کا دوسرا ایڈیشن 1984ء میں شائع ہوا اور 1997ء میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے انقلاب آفریں عہد مبارک میں ترجمہ کی جامع نظر ثانی کا کام شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں الحاج محمد علی کائرے صاحب، شیخ یوسف علی کائرے صاحب اور اسماعیل مالاگالا صاحب ربوہ گئے اور بالآخر نظر ثانی شدہ ترجمہ 2008ء میں وکالت اشاعت لندن کے زیر اہتمام لندن سے شائع ہوا۔

موجودہ ایڈیشن میں بعض آیات کا سلیس اور عام فہم ترجمہ دیا گیا ہے۔ حاشیہ کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ نہایت جامع انڈیکس بھی ترتیب دیا گیا ہے۔

عربی متن بطرز یسرنا القرآن ہونے کے علاوہ اعلیٰ کوالٹی کا کاغذ اور انتہائی عمدہ جلد اس ایڈیشن کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کارخیر میں حصہ لینے والے سبھی احباب کو دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

آنریبل Rukia Nakadama نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے تاریخی موقع پر مجھے اور تمام بہن بھائیوں کے شرکت کا موقع ملنے پر انتہائی خوشی محسوس ہورہی ہے۔

امت کے اتحاد کے لئے ایک امام کا وجود ناگزیر ہے اور جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ اسے ایک عالمگیر امام کی رہنمائی حاصل ہے۔ ممبران کو اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں تعلیم، صحت اور دوسرے سماجی شعبہ جات میں خدمات بجا لا رہی ہے۔ قدرتی آفات کے مواقع پر بھی جماعت کو خاص خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے۔ اور یہ ساری برکات خلافت ہی کی وجہ سے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے حضور انور اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

قرآن کریم کے لوگنڈا زبان میں تیسرے ایڈیشن کی رونمائی کرتے ہوئے موصوفہ نے کہا کہ اگرچہ قرآن کریم کا نزول عربی زبان میں ہوا مگر اس کا پیغام عالمی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد، عورت اور بچے کو عربی زبان سیکھنی چاہئے۔

قرآن کریم کی عام تفہیم کے لئے جماعت احمدیہ کو 1974ء میں لوگنڈا زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے ہر طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے علم دوست احباب کو قرآن کریم کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی اور حضور انور اور امیر صاحب کی خدمت میں تیسرے ایڈیشن کی تقریب رونمائی پر مبارکباد پیش کی۔

اس بابرکت تقریب کے دیگر نمایاں شرکاء میں جماعت احمدیہ کے دیرینہ دوست Hon (Dr) Kasirivi Atwooki، وزیر مملکت برائے لینڈ، Hon.Najjuma Faridah Kasasa M.P، Hon.Iyalu Bega Mariam M.P. اور نمائندہ Church of Uganda تھے۔ انہوں نے کہا کہ اب پیدا ہونے والے تعلق کو آئندہ روابط سے مزید مستحکم کریں گے۔

قرآن کریم کے تراجم کی نمائش

اس موقع پر ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں مختلف زبانوں میں اب تک شائع ہونے والے مکمل تراجم قرآن کریم اور منتخب آیات واحادیث نمائش کے لئے رکھی گئی تھیں ۔ اس نمائش کو تمام مہمانوں کے علاوہ ہوٹل کے بعض کارکنان نے بھی دلچسپی سے دیکھا۔ سب مہمانوں کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام برموقع خلافت جوبلی 27/مئی 2008ء کی ایک ایک کاپی بھی پیش کی گئی۔

اس تقریب کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ایک مخلص احمدی رکن پارلیمنٹ Hon Usman Kiyingi صاحب نے ادا کئے۔

یوگنڈا نیشنل براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے آدھے گھنٹہ کا ایک پروگرام پیش کیا جس کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔ کھانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے منتخب مہمانوں کی خدمت میں لٹریچر کا تحفہ پیش کی۔

اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

وقف جدید کے 52ویں سال کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9/جنوری 2009ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے 52ویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ لہذا تمام امراء کرام، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ

(1) نئے سال کے وعدہ جات لینے کا کام ہر جہت سے شروع کریں۔

(2) کوشش کریں کہ ہر فردِ جماعت اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔

(3) خصوصاً بچوں کو اس میں ضرور شامل کیا جائے۔ بچے خواہ 50 پنس ہی دیں لیکن شامل ضرور ہوں۔ اس سلسلہ میں خصوصی مساعی بروئے کار لائیں اور بچوں کے وعدہ جات کی اسم وار فہرست الگ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔

(4) نومبائعین کو بھی اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کے لئے بطور خاص کوشش ہونی چاہئے۔ خواہ ٹوکن کے طور پر ہی معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو لیکن شامل ضرور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مبارک احمد ظفر

(ایڈیشنل وکیل المال ۔ لندن)

بقیہ:رپورٹ دورہ بھارت از صفحہ نمبر 2

''مسجد عمر'' جہاں آج یہ تقریب ہورہی ہے اس کا رقبہ 15 ہزار مربع میٹر ہے جہاں دومنزلہ بڑی خوبصورت اور بلند میناروں والی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ احباب وخواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ نماز کے ہال ہیں۔ مجموعی طور پر 1250 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ گیسٹ روم، لائبریری، دفاتر وغیرہ بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر 50 لاکھ روپے میں ہوئی ہے جس میں سے 45 لاکھ روپے احباب جماعت کیرالہ اور کیرالہ کے ان احباب نے دئے ہیں جو UAE میں مقیم ہیں۔

دوسری مسجد جس کا افتتاح ہورہا ہے کوڈنگلور (Kodungallur) میں چار ہزار چار سو مربع میٹر کے رقبہ پر تعمیر ہوئی ہے۔ یہ مسجد ایک مخلص خاتون اہلیہ مکرم احمد اسماعیل صاحب نے اپنے ذاتی خرچ سے تعمیر کروائی ہے۔

''مسجد بیت العافیت''

Kodungallur وہی جگہ ہے جہاں اسلام عرب میں ظہور ہونے کے بعد ابتدائی سالوں میں ہندوستان پہنچا۔ حضرت مالک بن دینارؓ عرب قافلوں کے ساتھ اس جگہ آئے اور یہاں کے حکمران نے اسلام قبول کیا اور پھر اس نے مکّہ کا سفر اختیار کیا۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں ہندوستان کی سرزمین پر سب سے پہلی ''مسجد مالک دینار'' تعمیر ہوئی۔

آج اس جگہ مسجد احمدیہ ''مسجد بیت العافیت'' تعمیر ہوئی ہے۔

''مسجد بیت الہدیٰ''

تیسری مسجد ''مسجد بیت الہدیٰ'' ہے۔ یہ مسجد دومنزلہ ہے اور جماعت آئرا پورم (Ayira Puram) میں 3500 مربع میٹر کے رقبہ پر 18 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے۔

''مسجد محمود''

چوتھی مسجد ''مسجد محمود'' ہے جو Palluruthi کے علاقہ میں تعمیر ہوئی ہے۔ یہ ایک پرانی مسجد کو مزید وسعت دے کر تعمیر کی گئی ہے اور ساتھ مبلغ کے لئے رہائشی گھر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

''مسجد ناصر''

پانچویں مسجد ''مسجد ناصر'' ہے جو Alapuzha کے علاقہ میں تعمیر ہوئی ہے۔

زونل امیر وی پی احمد کبیر صاحب کے تعارفی ایڈریس کا اردو زبان میں ترجمہ مکرم محمد نجیب خان صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ اپنی ضرورت کے مطابق جو مسجد میں اضافے کی ضرورت تھی اس مسجد کو وسعت دی اور دو بڑے خوبصورت ہال جیسا کہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے تعمیر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے اس مسجد کے لئے قربانی دی، بہترین جزا دے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عموماً احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد بناتے ہیں لیکن ہمیشہ یاددہانی بھی کروانی چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کا مقصد یہ بتایا ہے کہ عبادت کے لئے لوگ آئیں اور صرف عبادت کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے دنیاوی کاموں کے کرنے سے بچنا چاہئے۔ کسی بھی مسجد میں جو خدا کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہو اس میں دنیاوی کاموں کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دئے ہیں۔ اس میں دو اہم حکم ایسے ہیں جس میں قریباً سارے احکامات آجاتے ہیں۔ ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرے حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں نمازیں اور تمام عبادات آجاتی ہیں اور حقوق العباد میں تمام وہ باتیں آجاتی ہیں جو دوسروں کے حق ادا کرنے کے لئے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور پھیلانے کے لئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم خیرِ اُمّت ہو۔ تم نیکیوں کی تلقین کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ پس ہم احمدی جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ چودہ سو سال کے عرصہ کے بعد ان تعلیمات کو ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ سمجھا اور اب سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خیرِ اُمّت کا ٹائٹل ہمیں یونہی نہیں مل گیا۔ اس کے لئے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں اور تمام نیکیاں اختیار کرنی ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ان باتوں سے رکنا ہے جن سے رکنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مساجد اس بات کی یاددہانی کروانے کے لئے ہیں کہ جب مساجد میں آؤ تو تمہاری حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو اور برائیوں سے رُکنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ پس یہ اینٹوں، سریے، بجری اور سیمنٹ کی عمارت بنا دینا کافی نہیں ہے بلکہ اب اس کی تعمیر کے بعد اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ حق اسی صورت میں ادا ہوگا جب ہم خدا کے حکم کے مطابق اس کو ادا کر رہے ہوں گے۔ خدا کے حضور جھکنے والے ہوں گے۔ خدا سے مدد مانگنے والے ہوں گے کہ خدا ہمیں توفیق دے کہ اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور آپس میں پیار و محبت اور بھائی چارہ پھیلانے والے ہوں اور اسلام کا حقیقی پیغام جو پیار و محبت کا پیغام ہے اس کو اس علاقے میں، لوگوں میں اور معاشرے میں پھیلانے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا: مسجد ایک سمبل (Symbol) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کے اظہار کا اور اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ دونوں حقوق جس حد تک ممکن ہے ادا کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی ہم نے تلاوت سنی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی جب خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھائے جا رہے تھے کہ اے خدا ہماری طرف سے اسے قبول کرلے اور ہماری ذریّت میں سے، ہماری نسل میں سے ایک فرمانبردار اُمّت پیدا کردے۔ اور پھر انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔ تو اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ہم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے آکر قرآن کریم کی شریعت جو خدا تعالیٰ نے آپؐ پر اتاری تھی، دنیا میں نافذ فرمائی۔ لیکن کیا آنحضرت ﷺ نے صرف احکامات دئے؟ کیا دنیا کو صرف یہ بتایا کہ قرآن کریم مجھ پر اترا ہے، اس پر عمل کرنا چاہئے۔ نہیں، بلکہ سب سے پہلے آپؐ نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اپنے صحابہؓ کے سامنے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے معیار قائم کر کے دکھائے۔ اسی لئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے یہی جواب دیا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ آنحضرت ﷺ کی سیرت قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کی گواہی دیتی ہے۔ یا قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر لفظ یہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا اور ہمارے سامنے آپؐ کا اُسوہ قائم ہوگیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام مبعوث ہوئے جن کو ماننے کی خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی اور پھر آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس آخری زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد دائمی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ پس ان دعاؤں سے فیض پانے کے لئے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے سامنے ایک مقصد ہے۔ ہم نے زمانہ کے امام کو مانا ہے تو اس بات کو اور اس مقصد کو سامنے رکھ کر ماننا ہے کہ اب ہم نے اپنے اندر انقلاب پیدا کرنے کے لئے کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے کوشش کرنی ہے جس کے قائم کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور اُس اُسوہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا اور جس پر چلنے کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا زور دے کر اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی۔ پس جب ہم اس اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں گے تو ہم احمدیت قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور مساجد کی تعمیر کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ اس مقصد کو سامنے رکھنے والا ہو اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق دے کہ یہ مساجد اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اس علاقہ میں پھیلانے والی بنیں اور آپ دنیا کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب ہم مسجد بناتے ہیں تو جہاں یہ مسلمانوں کو اکٹھا کرنے والی بنتی ہے وہاں اسلام کے پیغام کو پھیلانے والی بھی بنتی ہیں۔ پس اس مسجد کو بنانے کے بعد آپ کی ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی ہے۔ جب اس خوبصورت مسجد کو لوگ دیکھیں گے تو توجہ پیدا ہوگی اور لوگ اس مسجد کی وجہ سے آپ لوگوں کی طرف کچھ استفسارات کے ساتھ آئیں گے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے نیک نمونے قائم کرتے ہوئے آگے بڑھے اور احمدیت کے پیغام کو اپنے علاقہ میں پھیلانے کے لئے کوشش کرے۔ خدا آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: جو مختلف مساجد بنی ہیں ان کے ناموں کا اعلان ہو چکا ہے۔ جہاں جہاں یہ مساجد بنائی گئی ہیں خدا تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو توفیق دے کہ ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے ساتھ ساتھ ملیالم زبان میں ترجمہ مکرم محمد اسماعیل صاحب نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجے تک جاری رہا بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج Trivandram Zone کی جماعتوں Achinecl، Kollam، Trivanelar، Kottaraklak، Mathra اور Karungappally سے آنے والے خاندانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ لوگ 125 کلومیٹر سے لے کر 210 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ یہ لوگ دیوانہ وار حضور انور سے ملتے، اپنے محبوب امام کا دیدار کرتے، مرد احباب شرف مصافحہ حاصل کرتے، خواتین شرف زیارت پاتیں۔ حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے، ان کا حال دریافت فرماتے اور بڑے بچوں کو قلم اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ہر خاندان حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پاتا جو ہمیشہ کے لئے ان کے گھروں کی زینت بنی رہیں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام بارہ بجے تک جاری رہا۔

صوبہ کیرالہ کے عہدیداران کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق صوبہ کیرالہ کے زونل امراء، زونل قائدین، صوبائی ناظم انصاراللہ، تین جماعتوں کے امراء، صوبائی سیکرٹری وقف نو اور صدر پبلیکیشن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور فرمایا کہ صوبائی ناظم انصاراللہ کا عہدہ نئے قواعد میں ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں پتہ کریں۔

بعدازاں حضور انور نے ہر زونل امیر سے ان کے علاقہ کی جماعتوں کی تعداد، کمانے والوں کی تعداد، چندہ دہندگان کی تعداد، موصیوں کی تعداد اور لازمی چندہ جات اور حصہ آمد وغیرہ کے بجٹ اور اس سال اب تک کی وصولی کے بارہ میں جائزے لئے۔ اعداد و شمار پیش ہونے پر فرمایا کہ چندہ عام اور حصہ آمد الگ الگ تفصیل کے ساتھ ریکارڈ رکھنا چاہئے۔

صوبائی سیکرٹری وقف نو نے کیرالہ کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کے کوائف پیش کئے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سال میں کم از کم ایک دفعہ سیمینار منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مختلف شعبہ جات کے ماہرین کو دعوت

دے کران سے تقریریں کروائی جائیں۔اس سلسلہ میں غیر از جماعت ماہرین سے بھی تعاون لیا جاسکتا ہے۔اسی طرح مختلف علوم کے ریسرچ سکالرز سے بھی رابطہ پیدا کر کے ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اسی طرح امور طلباء کے تحت "Ahmadiyya Student Association" قائم کر کے مختلف عناوین پر سیمینار کئے جائیں۔اسی طرح معاشرہ کے تعلیم یافتہ مختلف شخصیتوں میں احمدیت کا تعارف ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر شعبہ کو تقویٰ کی بنیاد پر اپنے کاموں میں جدّت اور زور پیدا کرنا چاہئے۔مثلاً تربیتی شعبہ اگر فعال ہو تو امور عامہ کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ اگر کسی جگہ جماعتی نظام فعال نہیں تو ذیلی تنظیموں کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنی اپنی حد بندی اور چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے فعّال بننے کی کوشش کریں۔اس صورت میں جماعتی نظام کے اندر بھی جمود کی کیفیت دور ہو جاتی ہے اور اس سے عمومی رنگ میں جماعت میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔

صدر صاحب پبلیکیشن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس خلافت جوبلی کے سال میں اس شعبہ نے 28 کتابیں شائع کی ہیں۔ان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "......Revelation, Rationality" کا ملیالم زبان میں ترجمہ بھی شامل ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کتاب کی کاپیاں ریزرو رکھ کر وہ لوگ جو Broad Minded ہیں اور Well Educated ہیں اور جو ہماری کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں ان کو دینا چاہئے۔دوسرا جماعتی لٹریچر تو مذہبی رجحان دیکھ کر اس کے مطابق منتخب کر کے تقسیم کرنا چاہئے۔یہ بھی دعوت الی اللہ کے لئے اچھا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مَیں نے برٹش پارلیمنٹ میں جو تقریر کی ہے اس کا ترجمہ کر کے وسیع پیمانے پر تقسیم کرنا چاہئے۔اسی طرح کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''پیغام صلح'' کی بھی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ضرورت ہے۔اسی طرح کتاب شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں کا ترجمہ کروا کر شائع کی جائے۔

ایک جماعت کے امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی مخیّر دوست غریب اور محتاج احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے کوئی رقم دے تو کیا اس کو تقسیم کرنے کی اجازت ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر دینے والا شخص رسید کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے رسید دینی چاہئے۔اس صورت میں جماعتی نظام کے تحت صدقات کی مد سے امداد ہوتی رہتی ہے۔لیکن اگر باقاعدہ رسید کا مطالبہ نہیں کرتا تو امیر جماعت کو اختیار ہے کہ یہ رقم لوکل غرباء و مستحقین میں اس کی منشاء کے مطابق تقسیم کر دے۔

ایک سوال پر کہ کوئی شخص امیر یا صدر جماعت کو Involve کئے بغیر ذاتی طور پر امداد کرے تو اس کی اجازت ہے یا نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ذاتی طور پر صدقہ و خیرات کرنے سے کسی کو منع نہیں کیا جاسکتا لیکن جماعتی نظام کے تحت صدقہ و خیرات کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

زکوٰۃ کی تقسیم کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی زکوٰۃ کی رقم میں سے کسی غریب رشتہ دار کو اپنی طرف سے بطور مدد دینا چاہتا ہے تو اس کی اجازت نہیں ہے۔اپنی زکوٰۃ کی رقم مرکز بھجوانی ضروری ہے۔البتہ مرکز کو اطلاع دی جاسکتی ہے کہ یہاں لوکل طور پر فلاں فلاں غریب اور محتاج لوگ ہیں جو زکوٰۃ وامداد کے مستحق ہیں۔

سیکرٹری وقف نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں ان کے بارہ میں کیا کارروائی کی جاسکتی ہے؟

حضور انور نے فرمایا ان کو اُن کے اپنے رجحان کے مطابق Mechanical، Electrical، Plumbing وغیرہ اس قسم کے پیشوں میں ٹریننگ دینی چاہئے۔اس طرح ان سے جماعت کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔بہرحال یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی بھی واقف نو ضائع نہ ہو۔

کالیکٹ میں سکول کی تعمیر اور مسجد بیت القدوس سے ملحقہ پلاٹ کی خرید کے ضمن میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ہدایات دیں۔

آخر پر ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور انور کے اس بابرکت دورہ کے دوران احباب جماعت کی ملاقاتوں ان کے قیام وطعام کے تمام اخراجات کیرالہ کے بعض مخیّر احمدی احباب خود برداشت کر رہے ہیں۔ان سب کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور سب عہدیداران کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد عمر'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے ایسکورٹ میں تاج ہوٹل تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے سہ پہر تاج ہوٹل سے ''مسجد عمر'' کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو ایسکورٹ کیا۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد عمر پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں "Ernakullam Zone" کی سات جماعتوں Alappuzha، Ayira Puram، Kochin، Muwattupuzha، Kodungallur، Pallaruthy اور Kakkaned کے 995 احباب مرد وزن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

صوبہ لکشدیپ (Luksh Dweepe) سے آنے والے بعض احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہاں سے آنے والے لوگ دو دن کا سمندری سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور دیدار کے لئے پہنچے تھے۔اسی طرح صوبہ تامل ناڈو اور صوبہ آندھرا پردیش سے بھی بعض خاندان بڑے لمبے سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے یہاں ارناکولم پہنچے تھے۔یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔بڑے لمبے سفر طے کر کے یہ خاندان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے،ان چند مبارک گھڑیوں اور بابرکت لمحات کے حصول کے لئے پہنچے تھے،جو ان کی آئندہ نسلوں کی زندگی کا سرمایہ بننے والے تھے۔یہ کیسے ہی مبارک لمحات تھے جو انہیں ایسا اطمینان اور تسکین قلب عطا کر گئے جو کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی نہیں ملتا۔

میڈیا کوریج

✿...... ملیالم زبان کے سب سے بڑے اخبار Mathru Bhumi جس کے قارئین کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زائد ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوچین (Kochin) آمد کی خبر دیتے ہوئے اپنی اشاعت 29 رنومبر 2008ء میں لکھا:

''احمدیہ خلیفہ کوچین تشریف فرما ہوئے''۔

''احمدیہ مسلم جماعت کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کوچین تشریف لائے۔جمعہ کی شام سوا سات بجے King Fisher جہاز سے کالیکٹ سے کوچین وارد ہوئے۔خلیفہ کو ائرپورٹ پر پُرخلوص خوش آمدید کہا گیا۔مستورات سمیت سینکڑوں عقیدت مندوں نے آپ کا استقبال کیا۔سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔

ارناکلم میں سینٹ بینڈک روڈ پر واقع ''مسجد عمر'' کا افتتاح ہفتہ کے روز صبح نو بجے خلیفہ فرمائیں گے۔اور اس کے ساتھ ہی پلّوتی، آئرا پورم، کوڈنگلور اور Alapuzha کے مقامات پر نئی تعمیر شدہ مساجد کے افتتاح کا بھی اعلان فرمائیں گے''۔

✿...... انگریزی زبان کے اخبار "Indian Express" نے اپنی 29 رنومبر 2008ء کی اشاعت میں لکھا:

''مسرور احمد کا شاندار، پُرجوش استقبال''۔

''جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو جمعہ کی شام Kochi ائرپورٹ پر شاندار طریق سے ریسیو (Recieve) کیا گیا۔آپ خلافت جوبلی کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کے لئے پہلی بار انڈیا تشریف لائے ہیں۔آپ کوچی (Kochi) میں نئی تعمیر شدہ مسجد عمر کا افتتاح بھی فرمائیں گے اور اپنے پیروکاروں سے مختلف پروگراموں میں خطاب بھی کریں گے۔آپ کے استقبال کے لئے ہزاروں احمدی ائرپورٹ آئے ہوئے تھے۔''

(باقی آئندہ)

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی بعض تازہ اُردو مطبوعات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد مبارک ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی سال میں کم از کم پچاس فیصد احمدی گھروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کی کتب پہنچائی جائیں۔

گھروں میں ان لائبریریوں کا قیام بھی صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔

جملہ امراء کرام و صدر صاحبان و مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں احباب کو اپنے گھروں میں لائبریریاں قائم کرنے کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرمائیں۔اسی طرح جماعتی لائبریریوں کو بھی اَپ ڈیٹ کریں۔

نظارت نشر و اشاعت قادیان (انڈیا) نے جو نئی اُردو کتب شائع کی ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے:

✿......چشمۂ مسیحی	✿......حیات نور	✿......تاریخ احمدیت (19 جلدیں)
✿......فقہ احمدیہ	✿......خطبات نور	✿......درّ عدن
✿......سیرت خاتم النبیینؐ	✿......گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	✿......الذکر المحفوظ
✿......نظام نو	✿......بیت بازی	✿......خلافت حقّہ اسلامیہ
✿......اسلام کا مشاورتی نظام	✿......حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کا بچپن	✿......اسلام میں اختلافات کا آغاز
✿......حقائق الفرقان	✿......حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں	✿......نظام آسمانی اور اس کا پس منظر
✿......قندیل صداقت	✿......فیشن پرستی	✿......آئینۂ صداقت (اردو، انگریزی)
✿......احمدیہ پاکٹ بک	✿......غیبت	
✿......انوار العلوم	✿......بے پردگی کے خلاف جہاد	✿......سناتن دھرم
✿......سیر روحانی	✿......صحیح بخاری (جلد اوّل و دوئم)	✿......نسیم دعوت
✿......سوانح فضل عمر (مکمل)	✿......دیباچہ تفسیر القرآن	✿......برکات الدعا
✿......خطبات ناصر	✿......مرقاۃ الیقین	✿......کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔
✿......خطبات مسرور (چہار حصص)	✿......ایک عزیز کے نام خط	✿......آریہ دھرم
✿......حیات قدسی	✿......ہمارا خدا	✿......برکات خلافت

اپنے آرڈرز بھجوانے اور کتب کی قیمتوں اور ترسیل کے اخراجات کے تخمینہ اور مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں:

نظارت نشر و اشاعت۔صدر انجمن احمدیہ قادیان۔پوسٹ کوڈ 143516۔پنجاب (انڈیا)

فون و فیکس نمبر: 00+91+1872 220749

ای میل: qadian21@yahoo.com

Or: markazqadian@sancharnet.in

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

ذکریات

مبلغین احمدیت کے کارنامے

(از قلم: محمود احمد عرفانی)

شمع احمدیت کے دو پروانے

پروانہ اٹھتا ہے اور شمع پر جس کا وہ عاشق ہوتا ہے گرکر اپنی جان دے دیتا ہے۔ پس پروانے کا نام ایسے عشاق کے لئے ایک رمز بن گیا ہے جو دنیا میں اپنے عشق و وفا میں ایسے ثابت قدم ہوتے ہیں کہ پھر جان دے کرہی درجاناں سے اٹھتے ہیں۔ ایسے عشاق میں سے آج دو کا تذکرہ کروں گا۔ ایک کا مرقد ماریشس ہے اور دوسرے کا ایران میں۔ پہلا عین عنفوان شباب میں تھا اور دوسرا بڑھاپے کی منزلیں طے کر رہا تھا۔

عبیداللہ شہید

عبیداللہ شہید مدرسہ احمدیہ کا فارغ التحصیل تھا۔ حافظ غلام رسول وزیر آبادی کا لخت جگر تھا۔ جزیرہ ماریشس میں تبلیغ کے عزم سے گیا۔ ملک کو خیر باد کہا۔ عزیز و اقارب کو چھوڑا اور اپنے سید و مولیٰ کا پیغامبر ہوکر سمندر کو چیرتا ہوا ماریشس جا پہنچا۔ اس نے جوانی میں جوانی کی امنگوں کو کچلا۔ وہ نیکی اور شرافت کا مجسمہ تھا۔ وہ خدا کے کلام کا حافظ تھا۔ وہ خدا کے نبی کا جزائر کی طرف پیغامبر تھا۔ اپنے ہاتھ میں امن کا جھنڈا لئے ہوئے تھا۔ اس کے پاس آسمان سے اترا ہوا پانی تھا۔ جو حلق سے اترتے ہی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ اور انسان کو ظلمانی سے نورانی بنا دیتا ہے۔ اور ایک ابدی زندگی عطا کر دیتا ہے۔ اس زمین کی ہوا اسے راس نہ آئی مگر اس نے کام نہ چھوڑا۔ وہ خدا کے ماموروں مرسل کا نام بلند کرنے کے لئے دن رات سعی کرتا۔ اس کی صحت آہستہ آہستہ جواب دینے لگی مگر اس نے اس جگہ سے جہاں اسے بھیجا گیا تھا اٹھنا پسند نہ کیا اور اس فرض منصبی کی ادائیگی میں نثار ہوگیا۔ اب اس کی قبر ہر گزرنے والے سے کہہ رہی ہے کہ مَیں خدا کے نبی کا پیام لے کر اس زمین میں آیا تھا اور مَیں ایک دن بھی اس سے غافل نہیں ہوا۔ حتی کہ اس فریضے کو ادا کرتے ہوئے مَیں نے اپنی جان دے دی۔ مَیں غریب الوطن ہوں مگر میں نے یہ غربت تمہارے لئے اختیار کی۔ مَیں مہجور ہوں مگر مَیں نے یہ ہجرت خدا کے لئے کی۔ اب بھی نصیحت پکڑو اور دیکھو عشاق یونہی نہیں مرا کرتے۔

✡✡✡✡✡

شاہزادہ عبدالمجید

درّانی شاہزادوں میں سے ایک شہزادہ۔ علم و فضل کا پتلا۔ تقویٰ اور نیکی کا مجسمہ تھا۔ خدا کے دین کی منادی بڑھاپے میں کرنے کے لئے گیا۔ مولانا ظہور حسین نے اسے جس حال میں وہاں دیکھا وہ مَیں انہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

''مَیں جب روس سے آزاد ہو کر شاہزادہ صاحب کے پاس ایران میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں۔ ایک کمرہ میں اندھیرا ہے اور اس کے ایک طرف چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک لوٹا اور ایک پیالہ آپ کے پاس تھا۔ آپ چونکہ اپنے خرچ پر گئے ہوئے تھے اس لئے آپ کا روپیہ خرچ ہو چکا تھا۔ اس موسم سرما میں آپ نے اپنے کپڑے فروخت کر کے کاغذ خرید لئے تھے اور ان کو جلا جلا کر سردیاں گزارتے تھے۔ غسل کے لئے چونکہ حمام میں جانا ہوتا تھا اور وہاں 2/ دینے ہوتے تھے۔ اس کے پاس اتنی گنجائش نہ تھی اس لئے عرصہ تک غسل نہ کرسکتے تھے۔ ان کے ہاتھ پاؤں سردی سے پھٹ گئے تھے۔ کپڑے میلے تھے۔ حجامت بڑھی ہوئی تھی۔ ایک دو پیسے کے انگور یا اتنے ہی کی روٹی لے کر کھا لیتے تھے اور پانی پی لیتے تھے۔ اور بعض اوقات بغیر کھانے کے ہی دن گزر جاتا باوجود اس کے ان کا تبلیغ کا عزم دیکھ کر شرمندہ ہو جاتا''۔

شاہزادہ صاحب نہایت نازک بدن انسان تھے۔ مگر جو عشق سر میں تھا اس نے منزل مقصود تک پہنچا دیا اور پیغام حق سناتے سناتے قربان ہوگئے۔ ان کی قبر کا اب نشان نہیں ملتا۔ بے شک وہ ظاہری لحاظ سے مٹ گئے مگر جو ابدی زندگی حاصل کرلیں ان کو کون مٹا سکتا ہے؟

یہ تھا دوسرا پروانہ جو اٹھا اور شمع احمدیت پر فدا ہوگیا۔ اے اللہ ان کی تربتوں پر تیرے فضلوں کی بارشیں ہوں۔ اور آسمان سے تیری رحمت کے پھول برسیں اور جنت میں ان کے اعلیٰ مقام ہوں۔ آمین

(الحکم قادیان جلد 37 نمبر 28۔ مورخہ 7/اگست 1934ء صفحہ 4)

✡✡✡✡✡

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

رفت بسیار اند، الآن سہ قوم بروئے کار اند'' اسماعیلیہ'' کہ زندیق صرف اند'' امامیہ'' کہ بہ حقیقت منکر ختم نبوت اند''۔

(صفحہ 148-149 طبع مجتبائی دہلی 1370ھ)

اسمبلی پاکستان کا اوّلین فرض

ختم نبوت کے نام پر 1953ء سے 1984ء تک سیاسی تحریک چلانے والوں کو فوراً چاہئے کہ وہ پاکستان کی نئی جمہوری حکومت کو اس اوّلین فرض کی طرف توجہ دلائے کہ وہ بلا تاخیر اسمبلی سے خاتم الانبیاء ﷺ کے قطعی فرمان کے مطابق فیصلہ کرائے کیونکہ اس کے مقابل معزول ججوں کی بحالی، بے نظیر کی ہلاکت سے متعلق تحقیق نیز مہنگائی آٹا، روٹی، گیس، پٹرول، بجلی، دہشت گردی جیسے مسائل کی ذرّہ برابر بھی حیثیت نہیں۔

اگر دیوبندی اور احراری ملاّؤں اور ان کے لگے بندھوں نے اس بارہ میں کوئی فوری اقدام نہ کیا تو یہ حقیقت ایک بار پھر ساری دنیا پر کھل جائے گی کہ ان کا پراپیگنڈہ تحفظ ختم نبوت اکیسویں صدی کا فراڈ اعظم ہے اور ان میں کارل مارکس، گاندھی، پٹیل، نہرو، اقبال، عطاءاللہ شاہ بخاری کی محبت تو موجود ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ان کے دل میں کوئی جگہ نہیں۔ میں اپنے پون صدی کے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ دشمنانِ خاتم الانبیاء کو اسمبلی سے دوبارہ قرارداد پاس کرانے کی ہرگز جرأت نہیں ہوسکتی اور ہرگز نہیں ہوسکتی کیونکہ خدا کی پُرشوکت قادرانہ تجلّی نے خود ان کے ہاتھوں 7/ستمبر 1974ء کو فیصلہ کرا دیا ہے کہ حدیث خاتم النبیین کے مطابق وہ ناجی فرقہ کون سا ہے جو الجماعۃ ہے اور جسے 72 فرقوں نے پورا زور لگا کر اپنے سے الگ کر دیا ہے؟ یہ اعزاز شیعہ حضرات کے لئے نہیں صرف جماعت احمدیہ کے لئے مقدّر تھا سو ربّ ذوالجلال نے احمدیوں کو اس تاج سے مرصّع فرما دیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تاریخ مذاہب عالم سے ثابت ہے کہ مخالفین انبیاء کا ہمیشہ ہی یہ طریق رہا ہے کہ وہ خدا کے پاکباز راستبازوں کے خلاف بدزبانی سبّ و شتم اور افتراء پردازیوں کا سلسلہ مرتے دم تک جاری رکھتے ہیں سو شرار بولہبی کے خوگر پاکستانی ملاّ منکرین صداقت کی قدیم سنّت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔

یہ حیرت انگیز تصرّف الٰہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے چند ہفتے قبل یہ اشعار علماء سو کو مخاطب کر کے شائع فرمائے جو'' سوسالہ ماتمی کانفرنس'' (2008ء) میں شامل مکفّرین و مکذّبین کا اصلی اور حقیقی فوٹو پیش کرتے ہیں۔

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کر باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے

✡✡✡✡✡

کونگو کنشاسا میں ریجن لوبُومباشی (Lubumbashi) کے

دوسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: نعیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ)

کونگو کنشاسا کے ریجن Lubumbashi کو دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ 23/نومبر 2008ء کو Lubumbashi شہر میں منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ جس کے بعد پہلی تقریر مکرم محمود Ebondo صاحب ایڈووکیٹ نے'' برکات خلافت'' کے موضوع پر کی۔

دوسری تقریر'' جماعت احمدیہ کا تعارف اور کارکردگی'' کے موضوع پر لوکل معلم مکرم نور Tengaba نے کی۔

تیسری تقریر'' اسلام میں توحید'' کے موضوع پر مکرم Idi Hussain صاحب نے کی۔

مکرم سلیمان Kanku صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

آخری تقریر خاکسار نعیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ نے'' اسلام کی خوبصورت تعلیم، قیام امن و رواداری'' کے بارہ میں پیش کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں قرآن مجید کی امتیازی خصوصیات بیان کیں جس سے حاضرین کو قرآن مجید اور دوسری مذہبی کتب میں تقابل کرنے کا موقع ملا۔

آخر پر مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ حاضرین نے دلچسپی سے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

معزز مہمانوں کے تأثرات

امسال قابل قدر تعداد میں غیر مسلم معززین اور سرکاری نمائندگان نے پروگرام میں شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تمام مہمانوں نے اسلام کے پُرامن پیغام کو بہت سراہا اور محبت اور بھائی چارہ کے اس پیغام کو پھیلانے کے لئے ایسے پروگراموں کے انعقاد کو سراہا۔

صوبائی ایڈووکیٹ جنرل مسٹر Lofeta نے کہا کہ انہوں نے آج پہلی بار سنا ہے کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔ خاص طور پر جس انداز میں خدا کی ہستی کو پیش کیا گیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

جلسے کے لئے جو ہال کرایہ پر لیا تھا اس کے انچارج مسٹر Richard نے کہا کہ جب یہ لوگ ہال کرائے پر لینے آئے تو مَیں نے مسلمانوں کا نام سن کر ہال دینے سے انکار کرنا چاہا۔ لیکن جب انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو مَیں نے ایک موقع دینے کا سوچا۔ آج جلسہ سن کر میرے خیالات اسلام کے متعلق بالکل بدل گئے ہیں۔ مَیں اپنے طلباء کو بھی اسلام کی اس تعلیم کے بارہ میں بتاؤں گا۔

اس جلسہ کے موقع پر حاضری 130 رہی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو بابرکت کرے اور ہمیں مقبول خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین

✡✡✡✡✡✡

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

گارڈن فریزر اور ڈاکٹر عبدالسلام

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان 18/جنوری 2007ء میں سائنسدان گارڈن فریزر کی کتاب سے اُس حصہ کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور احمدیت کے بارہ میں ہے۔

گارڈن فریزر سوئٹزرلینڈ میں ذرّاتی فزکس کی یورپین لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور فزکس کے ایک ماہوار رسالہ کے مدیر بھی ہیں۔ وہ دنیا کی مختلف دانش گاہوں میں سائنس کمیونکیشنز کے لیکچرر بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب:

"Antimatter, The Ultimate Mirror"

میں دنیا بھر میں اس موضوع پر ہونے والی تحقیق اور دنیا کے نامور ترین ماہرینِ طبیعات کے حالات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ضمن میں مصنف نے آغاز ستمبر 1956ء سے کیا ہے جب محترم ڈاکٹر صاحب فزکس کی ایک کانفرنس میں شرکت کے بعد امریکہ سے کیمبرج (انگلستان) آرہے تھے۔ آپ یہ سفر امریکن ایئرفورس کے ایک طیارہ میں کررہے تھے کیونکہ ان دنوں امریکن ائیرفورس یورپ میں کام کرنے والے ماہرین طبیعات کو امریکہ اور یورپ کے درمیان مفت سفر کی سہولت مہیا کیا کرتی تھی۔ اس سفر کے دوران آپ نیوکلیئر فزکس کے ایک اہم مسئلہ اور نئی دریافت پر رات بھر غور کرتے رہے اور کافی حد تک اس کا حل پالیا۔ یہ وہ مسئلہ تھا جو جرمن سائنسدان Peierls نے آپ سے اُس وقت پوچھا تھا جب آپ ابھی یورپ میں آئے ہی تھے۔ مسئلہ یہ تھا کہ Neutrinos (ایٹم کے اندر موجود ذرّات) کا وزن صفر کے برابر کیوں ہے؟ خود Peierls بھی اس سوال کے جواب سے ناواقف تھا۔

اس کے بعد مصنف نے محترم ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کی تکنیکی تفصیل بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ برطانیہ پہنچ کر اگلے دن ہی آپ Peierls سے ملنے برمنگھم چلے گئے لیکن Peierls کو آپ کی تھیوری پر یقین نہیں آیا۔ اس پر آپ نے اپنا مضمون زیورخ (سوئٹزرلینڈ) میں Pauli کو بھجوادیا جو ذرّاتی فزکس کا باوا آدم مانا جاتا ہے۔ لیکن اُس نے جواب دیا کہ ''میرے دوست عبدالسلام کو میرا اسلام پہنچایا جائے اور اسے کہو کہ وہ کسی اَور بہتر مضمون کے متعلق سوچے''۔ اس دوران چند دیگر سائنس دانوں نے بھی تحقیق کرکے وہی نتائج حاصل کرلئے جو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب حاصل کرچکے تھے چنانچہ چندماہ بعد Peierls نے آپ کو لکھا کہ اب وہ آپ کی تھیوری سے بالکل متفق ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ پرانا مسئلہ حل کردیا جو بہت سے ماہرین طبیعات کے لئے پیچیدہ اور لاینحل تھا اور ایٹم کو سمجھنے میں رکاوٹ بنا ہوا تھا۔

اس کے بعد مصنف نے محترم ڈاکٹر صاحب کا برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا، واپس پاکستان جانا لیکن دوبارہ یورپ آنے پر مجبور ہونا اور آپ کی بہت سی اعلیٰ کامیابیوں بشمول اٹلی میں قائم مرکز اور نوبل پرائز دیئے جانے کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ دنیا بھر میں تکریم کے باوجود پاکستان میں آپ کو وہ عزت نہ دی گئی جس کے آپ مستحق تھے۔ اس کی صرف ایک وجہ تھی کہ آپ کا تعلق احمدیہ فرقہ کے ساتھ تھا۔ 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دَورحکومت میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا تو آپ نے حکومت پاکستان کے نیشنل سائنٹفک مشیر کے باا‌ثر اور پُررسوخ عہدہ کو خیرباد کہہ دیا۔

کتاب میں مزید لکھا ہے کہ: احمدی جن کو مرزائی اور قادیانی بھی کہا جاتا ہے، ان کا اعتقاد ہے کہ مرزا غلام احمد جو کہ ہندوستان کے شمال میں انیسویں صدی میں پیدا ہوئے تھے، امام مہدی اور مسیح تھے۔ یہ عقیدہ عام مسلمانوں کے نزدیک قابل قبول نہیں۔ احمدی پاکستان، ہندوستان اور افریقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گوان کی تعداد کم ہے مگر انہیں اکثر تعصب کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ 1979ء میں جب عبدالسلام کو نوبل پرائز دیا گیا تو ضیاء الحق نے جو اس وقت پاکستان کا صدر تھا انہیں بلوایا۔ اس وقت ان کا ایک لیکچر قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ہونا تھا مگر طالب علموں کی ایک تنظیم جو تشدد کیلئے مشہور ہے، کے شر سے بچنے کیلئے لیکچر نہ دیا جاسکا۔ بےنظیر بھٹو جب پہلی دفعہ پاکستان کی سربراہ منتخب ہوئی تو اس نے عبدالسلام سے ملنے سے انکار کردیا۔ اس کے بعد تعصّبانہ سردمہری کی انتہا اس وقت ہوئی جب لاہور کے گورنمنٹ کالج میں جہاں عبدالسلام نے تعلیم پائی تھی ایک میٹنگ میں کالج کے مایہ ناز طلبہ کی لسٹ پڑھی گئی جس میں آپ کا نام نہیں تھا۔

پھر کتاب میں محترم ڈاکٹر صاحب کی سوانح بیان کی گئی ہے اور اُن کی کامیابیوں کا ذکر ہے۔ آخر میں اُس الوداعی تقریب کا احوال ہے جو اٹلی میں آپ کے اعزاز میں منعقد کی گئی اور پھر لکھا ہے کہ: عبدالسلام 1996ء میں دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے مگر ان کی فزکس کی دنیا کے لئے خدمات اور ان کا قائم کردہ اٹلی میں سینٹر ان کی ایک اعلیٰ یادگار کے طور پر ہمیشہ قائم رہے گا۔

حضرت میاں فقیر محمد صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 جنوری 2007ء میں حضرت میاں فقیر محمد صاحبؓ کا مختصر ذکرخیر مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں فقیر محمد صاحب ولد ہیرا (قوم جٹ) ونجواں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور پیشہ کے لحاظ سے کاشتکار تھے۔ ونجواں میں آپ کی زرعی وسکنی اراضی تھی۔ آپ تقریباً 1877ء میں پیدا ہوئے اور مارچ 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ آپؓ جماعت احمدیہ ونجواں کے امیر بھی رہے۔

لوائے احمدیت کی تیاری میں آپؓ کے حصے میں یہ عظیم سعادت آئی کہ 1939ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر جب حضرت مصلح موعودؓ نے لوائے احمدیت کی تیاری کے متعلق فرمایا کہ صحابہؓ سے پیسہ پیسہ یا دھیلہ دھیلہ کرکے اُس سے روئی خریدی جائے اور صحابیات کو دیا جائے کہ وہ اس کو کاتیں اور اُس سوت سے صحابہ ہی اچھی سی لکڑی تلاش کر لائیں پھر اس کو باندھنے کے بعد جماعت کے نمائندوں کے سپرد کردیا جائے۔ روئی کی خرید کے متعلق حضورؓ کو یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ اگر ایسی کپاس مل جائے جسے صحابہ نے کاشت کیا ہو تو بہت اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؓ کی اس مبارک خواہش کو اس طرح پورا فرمایا کہ حضرت میاں فقیر محمد صاحبؓ نے کچھ سوت حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں پیش کرکے عرض کیا کہ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے ہاتھ سے بیج بویا اور پانی دیتا رہا اور پھر چُنا اور صحابہؓ سے دُھنوایا اور اپنے گھر میں اُس کو کتوایا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ آپؓ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے رشتہ دار عرصہ سے سندھ میں رہتے تھے۔ میں جوانی کے آغاز میں تھا کہ سندھ سے مجھے خط آیا کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فوت ہوچکا ہے اور زمیندارہ کام میں مدد کی ضرورت ہے اسلئے فوراً سندھ چلے آؤ۔ خط دیکھ کرمَیں بہت گھبرایا کیونکہ مجھے سندھ کے سانپوں اور بچھوؤں کی باتیں سن سن کر بہت گھبراہٹ ہوتی تھی اور میں ڈرتا تھا۔ میں نے سوچا حضرت مسیح موعودؑ سے مشورہ کرلوں، چنانچہ قادیان گیا۔ اس وقت مسجد مبارک میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ عصر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ صرف چھ سات نمازی تھے۔ میں نے حضورؑ کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز ادا کی اور نماز کے بعد اپنا مسئلہ عرض کیا۔ حضورؑ میری بات سنتے رہے، حضورؑ کی نظر نیچی تھی اور تسبیح فرمارہے تھے۔ جب میری بات ختم ہوئی تو حضورؑ نے میری طرف دیکھا جس سے مجھ پر خاص اثر ہوا۔ پھر فرمایا: ''آپ سندھ جائیں آپ کو کوئی خطرہ نہیں''۔ چنانچہ مَیں بےفکر ہوکر سفر پر روانہ ہوگیا۔ وہاں کبھی سانپ سامنے آتا تو نڈر ہوکر اسے ہاتھ سے پکڑلیتا اور ماردیتا...... لوگوں نے مجھے پنجابی دیوتا کہنا شروع کردیا۔ ایک دن کھرلی میں چارہ ٹھیک کررہا تھا کہ کسی چیز نے میرے بائیں ہاتھ کی انگلی پر ڈنگ مارا۔ میں نے ہاتھ پٹھوں سے باہر نکالا تو ایک موٹا بچھو تھا جو مرا ہوا تھا، میں نے اسے جھٹک دیا۔

حضرت چوہدری فقیر محمد صاحبؓ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے اور موصی بھی تھے۔ آپؓ 1947ء میں تقسیم ملک کے وقت اپنے گاؤں میں عورتوں کی حفاظت کررہے تھے کہ شہید کردیے گئے تھے۔

مولوی سید شبیر احمد طاہر شہید

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان 15/مارچ 2007ء میں مکرم مظہر احمد وسیم صاحب نے شہیدِ احمدیت محترم مولوی سید شبیر احمد طاہر صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جنہیں 21/جون 2006ء کی رات کچھ معاندین نے اُن ہی کے کمرہ میں پھانسی پر لٹکا کر شہید کردیا تھا۔

شہید مرحوم کی پیدائش 5 جنوری 1979ء کو خانپور ملکی بہار میں مکرم سید بشیر احمد صاحب کے ہاں ہوئی۔ آپ کے والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ آپ کے خاندان میں 1932ء میں آپ کے پردادا محترم محمود الحسن صاحب کو سب سے پہلے قبول احمدیت کی توفیق ملی اور اس کے بعد خاندان کے 60/افراد نے احمدیت قبول کرلی۔

محترم شبیر احمد طاہر صاحب شہید مرحوم نے 1994ء میں میٹرک پاس کیا اور اسی سال جامعہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ دوسال یہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور 1998ء تک زیرتعلیم رہنے کے بعد سب سے پہلے گولگیرہ سرکل کے گاؤں کڈمیشور میں کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور بڑے ذوق وشوق سے جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ کرناٹک کے علاقہ میں ایک گاؤں میں کچھ مخالفین نے ایک بار کئی معلمین کو پکڑلیا اور مارتے پیٹتے رہے، بعد میں کچھ ہندوؤں کے غیرت دلانے پر ان نام نہاد مسلمانوں نے معلمین کو رہا کیا۔ شہید مرحوم بھی ان اسیران راہ مولیٰ میں شامل تھے۔ خاکسار کو جنوری 2001ء میں صوبہ گوآ میں بطور مبلغ متعین کیا گیا اور 16/مئی کو شہید مرحوم کی ڈیوٹی بھی میرے ساتھ لگائی گئی۔ ہم دونوں کو صوبہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پیغامِ احمدیت پہنچانے کی توفیق ملی۔ پھر موصوف کو چنچو اڑاپالی نامی جگہ پر متعین کیا گیا تھا جہاں پر آپ نے پانچ سال تک محنت سے تین دیہات کے 50 سے زائد بچوں کو قرآن مجید سکھایا اور شراب جیسی بری عادات سے چھٹکارا دلایا۔ آپ کی بزرگی اور حسن اخلاق کے ہندو بھی قائل ہیں۔ آپ کا نکاح ہوچکا تھا، رخصتی عمل میں نہیں آئی تھی۔ آپ نے والدین کے علاوہ دو بھائی اور تین بہنیں بھی چھوڑی ہیں۔

ہفت روزہ ''بدر'' 14 جون 2007ء میں شامل اشاعت مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

آسماں سے مہدیٔ موعود نے پائی خبر
نور کا پیکر ملے گا تجھ کو اِک لختِ جگر
ساری قومیں برکتیں پائیں گی اس موعود سے
نورِفرقاں سے منور ہوں گی وہ محمودؓ سے
آپ مظلوموں کے حامی اور تھے ان کے نصیر
آپ کے دم سے رہائی پاگئے لاکھوں اسیر
اس کی ہمت سے ہوئی آباد ربوہ کی زمیں
بن گیا اس کی دعاؤں سے یہ اک شہرِ حسیں
یاد رکھیں گی تجھے قومیں سدا فضلِ عمر
رحمتیں بھیجیں گی تجھ پر اَے مسیحا کے پِسر

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

23rd January 2009 – 29th January 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 23rd January 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10 Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to bake chocolate cake.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th December 1996.
02:50 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
03:50 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 10th June 1998.
05:10 Moshaairah: an evening of poetry
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Jamia Ahmadiyya Class with Huzoor recorded on 17th March 2007.
08:10 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 34.
08:35 Siraikee Service: a discussion in Siraikee on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:10 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 30th June 1995.
10:15 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion on the life and character of the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:05 Tilawat & MTA News
13:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:10 Friday Sermon [R]
17:20 Kuch Yaadein Kuch Baatein: part 2 of an interview with Malik Abdul Rasheed about his spiritual journey to Islam.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif. Recorded on 5th December 2008.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
22:20 The Dream is Alive: a documentary about discoveries made by NASA.
23:00 Urdu Mulaqa'at: recorded on 30th June 1995. [R]

Saturday 24th January 2009

00:10 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20 Le Francais C'est Facile: lesson no. 34.
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th December 1996.
03:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 23rd January 2009.
04:20 Kuch Yaadein Kuch Baatein: part 2 of an interview with Malik Abdul Rasheed about his spiritual journey to Islam.
05:20 The Dream is Alive
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Jamia Ahmadiyya class with Huzoor, recorded on 17th March 2007.
08:00 Seerat Sahabiyat: a look at the life of Hadhrat Sayeda Amtul Hayee Begum Sahiba.
08:50 Friday Sermon
10:05 Indonesian Service
11:00 French Service
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: a variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:00 Jamia Ahmadiyya Class with Huzoor, recorded on 10th Janury 2009.
16:10 Moshaairah: an evening of poetry
17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 13th April 1984.
18:00 Attractions of Australia
18:30 Arabic Service: an Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40 MTA International News
21:10 Jamia Ahmadiyya Class [R]
22:20 Attractions of Australia [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday 25th January 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55 Seerat Sahabiyat
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th December 1996.
02:40 Friday Sermon
03:40 Moshaairah: an evening of Urdu
04:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1984.
05:30 Attractions of Australia
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor recorded on 18th March 2007.
08:30 Food for Thought: a talk hosted by Dr Mohyuddin Mirza on various religious issues.
09:00 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 16th January 2004.
12:05 Tilawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
13:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad 23rd January 2009.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor, recorded on 18th March 2007.
16:15 Learning Arabic: lesson no. 2
16:45 Food for Thought [R]
17:15 Friday Sermon recorded on 16th January 2004.
18:30 Arabic Service
20:25 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nay (Lajna) [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:20 Seerat-un-Nabi [R]

Monday 26th January 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Food for Thought
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th December 1996.
02:35 Friday Sermon
03:40 Huzoor's Tours: programme featuring
04:20 Question and Answer Session: recorded on 22nd November 1997.
05:35 Seerat-un-Nabi (saw)
05:10 Question and Answer Session
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Children's class with Huzoor recorded on 31st March 2007.
08:15 Le Francais C'est Facile: lesson no. 21
08:45 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 14th December 1998.
10:00 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 5th November 2008.
10:40 Spotlight: an address delivered by Mirza Waseem Ahmad.
11:25 Medical Matters: a health programme on tuberculosis and asthma.
12:00 Tilawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon
14:55 Spotlight [R]
15:40 Medical Matters
16:10 Children's Class [R]
17:15 French Mulaqa'at
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th December 1996.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]`
22:10 Friday Sermon [R]
23:10 Spotlight [R]

Tuesday 27th January 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 21
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 18th December 1996.
02:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:30 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 14th December 1998.
04:35 Medical Matters: A health programme on Tuberculosis and Asthma.
05:10 Spotlight: an address delivered by Mirza Waseem Ahmad.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Children's class with Huzoor, recorded on 18th January 2009.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th February 1998. Part 1.
09:15 Roehampton University: programme documenting Huzoor's lecture at Roehampton university, on the topic of Islam, a religion of peace.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana Nigeria 2008: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th May 2008.
15:00 Children's Class [R]
16:15 Question and Answer Session
17:15 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 23rd January 2009.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:15 Jalsa Salana Nigeria 2008 [R]
23:15 Roehampton University Lecture [R]

Wednesday 28th January 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10 Learning Arabic: lesson no. 24.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21sr November 1996.
02:45 Question and Answer Session: recorded on 15th February 1998. Part 1.
03:50 Children's Class
05:05 Jalsa Salana Nigeria 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th May 2008.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 14th April 2007.
08:10 Seminar: a programme on the life of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra).
09:20 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th February 1998.
10:05 Indonesian Service
11:00 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
13:55 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th December 1986.
15:05 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Bilal Atkinson, recorded on 1st August 1999.
15:35 Attractions of Australia
16:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:10 Question and Answer Session [R]
17:55 Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd December 1996.
20:15 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
21:45 Jalsa Salana Speeches [R]
22:30 Attractions of Australia
23:00 From the Archives [R]

Thursday 29th January 2009

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Hamaari Kaenaat: a series of programmes about the Universe.
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd December 1996.
02:30 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:50 Attractions of Australia
04:25 Seminar
05:30 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat, Dars & MTA News
07:05 Children's Class with Huzoor, recorded on 2nd April 2005.
08:05 English Mulaqa'at: Recorded on 17th April 1994.
09:15 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:10 Indonesian Service
11:05 Pushto Service
11:50 Al Maaidah
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: Bengali translation of Friday sermon delivered on 19/12/2009.
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 16/06/1998.
15:15 Huzoor's Tours [R]
16:20 English Mulaqa'at: Rec. on 17/04/1994. [R]
17:25 Moshaairah: an evening of poetry
18:15 Al Maaidah [R]
18:30 Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35 MTA International News
21:10 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 16/06/1998 [R]
22:30 Al Maaidah [R]
22:55 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 16 January , 2009 | Issue No. 03

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

عدوّانِ خاتَم النَّبِیّٖن کی سوسالہ ’’ماتمی کانفرنس‘‘

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

عین اس زمانہ غربت میں جبکہ جماعت احمدیہ ابتدائی دور سے گزر رہی تھی سیّدنا حضرت مسیح الزماں و مہدی دوران نے اپنے مولائے حقیقی کی بارگاہ میں دردبھری دعائیں کیں کہ

اے میرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

اس دعا کی اعجازی قبولیت کا نظّارہ 2008ء میں ساری دنیا نے بچشمِ خود غانا کے پُرشکوہ صد سالہ جلسہ خلافت جوبلی کی صورت میں دیکھا ہے قدّوسیوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے ان عدوانِ ختم نبوت اور غدّارانِ اسلام کے اوسان خطا کر دئے ہیں اوران کے یہاں صف ماتم بچھا دی ہے جو 1974ء سے سادہ مزاج عوام کو اپنے اس پراپیگنڈہ سے فریب دیتے آرہے تھے کہ ہم نے ’’مرزائی‘‘ افریقین مشنوں کو تالے لگا دیئے ہیں اور ’’مرزائیت‘‘ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دیا ہے۔

افریقہ کے بےشمار احمدی شیروں کے نعروں سے کذب ودجل کے پرستار ملاؤں کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ ان بدنصیبوں نے اختتام جلسہ غانا کے اگلے ہی دن اخبار جنگ (20/اپریل 2008ء) میں ایک کانفرنس کرنے کا اعلان کیا ہے اور نہایت بےبسی کے عالم میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ احمدیوں کو صد سالہ جشن خلافت نہ منانے دیں۔ کانفرنس میں آزاد کشمیر حکومت کا وہ سیاہ باطن اور خبیث الفطرت سابق وزیراعظم بھی شامل ہورہا ہے جس نے اسمبلی پاکستان سے بھی قبل 1973ء میں کشمیر اسمبلی سے احمدیوں کے خلاف قرارداد تکفیر پاس کرائی۔

فتنہ تکفیر۔ حقانیت احمدیت کا منہ بولتا ثبوت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ’’چشمۂ معرفت‘‘ (صفحہ 331-333) میں تکفیر کو نبیوں کی وراثت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’چونکہ خدا کی غیرت عام طور پر اپنے بندوں کو انگشت نما نہیں کرنا چاہتی اس لئے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے خدا اپنے خاص اور پیارے بندوں کو بیگانہ آدمیوں کی نظر سے کسی نہ کسی ظاہری اعتراض کے نیچے لاکر محجوب اور مستور کر دیتا ہے تا اجنبی لوگوں کی اُن پر نظر نہ پڑ سکے اور تا وہ خدا کی غیرت کی چادر کے نیچے پوشیدہ رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیّدنا ومولنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جیسے کامل انسان پر جو سراسر نور مجسم ہیں اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں اور جاہل آریوں نے اس قدر اعتراض کئے ہیں کہ اگر وہ سب اکٹھے کئے جائیں تو تین ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ پھر کسی دوسرے کو کب امید ہے کہ مخالفوں کے اعتراض سے بچ سکے۔ اگر خدا چاہتا تو ایسا ظہور میں نہ آتا مگر خدا نے یہی چاہا کہ اس کے خاص بندے دنیا کے فرزندوں کے ہاتھ سے دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں اوران کے حق میں طرح طرح کی باتیں کہی جائیں۔ اسی طرح انجیل سے ثابت ہے کہ بدقسمت یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو بھی کافر اور مکار اور گمراہ اور گمراہ کرنے والا اور فریبی ٹھہرایا یہاں تک کہ ایک چور کو ان پر ترجیح دی۔ ایسا ہی فرعون نے بھی حضرت موسیٰ کو کافر کر کے پکارا جیسا کہ قرآن شریف میں فرعون کا یہ کلمہ درج ہے وَفَعَلْتَ فَعْلَتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ (الشعراء:20)۔ یعنی اے موسیٰ جو کام تو نے کیا وہ کیا اور تُو تو کافروں میں سے ہے۔

پس یہ کفر عجیب کفر ہے کہ ابتدا سے تمام رسول اور نبی وراثت کے طور پر نادانوں کی زبان سے اس کو لیتے آئے یہاں تک کہ آخری حصہ اس کا ہمیں بھی مل گیا۔ پس ہمارے لئے یہ فخر کی جگہ ہے کہ ہم اس حصہ سے کہ جو نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کو قدیم سے ملتا آیا ہے محروم نہ رہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کئی گذشتہ نبیوں کی نسبت یہ حصہ ہمیں زیادہ ملا ہے۔‘‘

مکفّرین احمدیت کا عبرتناک انجام

حضرت مسیح موعودؑ نے مکذبین احمدیت کو مخاطب کر کے پیشگوئی فرمائی

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویراں تو در فکر دگر

برٹش انڈیا میں احمدیت کی مخالفت میں صفِ اول کی سیاسی پارٹی احرار ہی کو تصور کیا جاتا ہے جو 1928ء سے اب تک احمدیت کو صفحۂ ہستی سے معدوم کرنے کے وہ تمام ہتھکنڈے استعمال کر چکی ہے جو ہمیشہ ابلیس، نمرود، فرعون و ہامان اور یہودی فقیہوں اور دوسرے باطل پرستوں کا طریق رہا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ کیا برآمد ہوا؟ احراری لیڈر شورش کی زبانی سنئے:۔

’’حقیقۃً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت ہی تھے ان کی مثال بدقسمت جرمن کی سی تھی کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار اُن کا نوشتہ تقدیر رہا ہے۔‘‘

(سوانح عطاء اللہ بخاری صفحہ 177۔ اشاعت نومبر 1973ء)

مولوی عبیداللہ سندھی کا باطل شکن بیان

دیوبند کے مشہور روشن خیال عالم جناب مولوی عبیداللہ صاحب سندھی نے اپنی تفسیر ’’الہام الرحمٰن‘‘ میں حسب ذیل دلچسپ واقعہ تحریر فرمایا:۔

’’جمیع اقوامِ عالم سے چند آدمی ایک خالص دینی اور مذہبی کانفرنس (مؤتمر) منعقد کرنے کی غرض سے ہمارے شہروں کی طرف آئے۔ جو اس بارہ میں بحث کرنا چاہتے تھے کہ انسانیت عامہ (عمومیہ) کے لئے کون سا دین مناسب ہے اور اس مؤتمر کی زبان انگریزی تھی۔ تو میں نے علماء وقت سے سوال کیا کہ اُن پر واجب نہیں تھا کہ اس مؤتمر میں کوئی ایسا شخص بھیجتے جو اُن لوگوں پر اسلام پیش کرتا؟ تو انہوں (علماء وقت) نے جواب میں کہا کہ کوئی فرض نہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ کیا کہنے وہ تو چل کر تمہارے ملک ہندوستان (متحدہ ہندوپاک) میں تمہارے گھروں تک پہنچے ہیں (اور تمہارا یہ جواب؟) تو (علماء وقت) کہنے لگے کہ ہم ان کی انگریزی زبان نہیں جانتے! میں نے کہا کہ اگر تم اولادِ مسلمین کو علم دین کی تعلیم دے کر پہلے اس فریضہ کو ادا کر چکے ہوتے تو وہی آج تمہاری طرف سے وکیل بن کر اسلام پیش کرتے! لیکن ہوا یہ کہ مرزا قادیانی کے پیروکاروں سے ایک شخص اس مؤتمر میں گیا جس نے ان پر اسلام پیش کیا! تو اب مجھے اہل علم حضرات سے سوال کا موقع ملا۔ جس کے جواب میں گویا ہوئے یہی کافی ہے۔ میں نے کہا کیا تم قادیانیوں کی تکفیر سے رجوع کرتے ہو؟ لیکن وہ اس کے بعد بھی ان کی تکفیر پر مصّر رہے! اس پر میں نے کہا کہ تمہاری طرف سے فرض کفائی کیسے ایک کافر انسان ادا کرسکتا ہے۔ ہو نہ ہو دو باتوں میں سے ایک کا جاننا ضروری ہے۔ (1)۔ یا تو تم قادیانیوں کو کافر نہ کہو تا کہ تم انہیں تبلیغ اسلام میں اپنا وکیل بنا سکو۔ (2)۔ یا اہل اسلام کے ان لوگوں کو جو انگریزی زبان کے ماہر ہیں دینی تعلیم دو۔ لیکن انہوں (علماء وقت) نے نہ یہ بات مانی اور نہ وہ مانی۔‘‘

(’’الھام الرحمن فی تفسیر القرآن‘‘ از علّامہ عبید اللہ سندھی صفحہ 98تا 100 حاشیہ۔ ناشر بیت الحکمۃ امام ولی اللہ دہلوی، کبیر والا ملتان۔ نومبر 1977ء)

احرار کے بانی رکن ظفر علی خاں کا احراری لیڈروں کو کھلا چیلنج

بابائے صحافت ظفر الملّت مولانا ظفر علی خان صاحب نے 13/مارچ 1936ء کو مسجد خیر الدین امرتسر میں تقریر فرمائی کہ:۔

’’کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے.... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اُس کے اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے...... مرزا محمود کے پاس مبلّغ ہیں، مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔‘‘

(’’ایک خوفناک سازش‘‘ مصنّفہ مولوی مظہر علی اظہرؔ)

حقیقت بےنقاب ہوگئی

اب تحریک احمدیت کی فتح مبین کا یہ ایمان افروز منظر دیکھئے کہ 1891ء سے 1984ء تک کی فتنہ انگیزیوں، شاطرانہ چالوں اور دجّالی سازشوں کے بعد بالآخر دیوبندی دنیا پر بھی یہ حقیقت بےنقاب ہوگئی اور ہوئی بھی ان کے ’’امیر المومنین‘‘ آمر ضیاء کی زندگی میں کہ حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک اصل منکر ختم نبوت شیعہ ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت انگلستان کے چند سال بعد اوائل 1988ء میں حضرات اکابر علماء و مراکز دینیہ ہندوستان کی طرف سے دو جلدوں میں ’’علماء کرام کا متفقہ فیصلہ‘‘ شائع ہوا جو 324 صفحات پر مشتمل تھا جس میں واضح لفظوں میں عامۃ المسلمین کو خبردار کیا کہ آنحضرت ﷺ بارھویں صدی کے عارف ربّانی مفسّر بے بدل اور محدث عظیم حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی روح پر بذریعہ کشف جلوہ گر ہوئے اور بتایا کہ اس فرقہ کا مذہب باطل ہے اور اپنے تصوّر امامت کی رو سے صریحاً منکر ختم نبوت ہیں۔

اس ضمن میں کتاب کے حصہ اوّل صفحہ 161-162 پر حضرت شاہ ولی اللہ کی فارسی کتاب ’’وصیت نامہ‘‘ سے درج ذیل اقتباس شائع کیا گیا۔

’’ہندوستان کے اکابر علماء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنی متعدد تصانیف میں فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے کفروزندقہ سے پردہ اٹھایا۔ چنانچہ وہ اپنے ’’وصیت نامہ‘‘ میں فرماتے ہیں:۔

’’ایں فقیر از روح پر فتوح آنحضرت ﷺ سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمانید در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند، وصحابہ را بدمی گویند، آنحضرت ﷺ بنوعے از کلام روحانی القافرمودند کہ مذہب ایشاں باطل است و بطلان مذہب ایشاں از لفظ ’’امام‘‘ معلوم می شود، چوں ازاں حالت افاقت دست داد، در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ ’’امام‘‘ باصطلاح ایشاں معصوم، مفترض الطاعۃ، منصوب للخلق است، ووحی باطنی درحق امام تجویز می نمایند۔ پس درحقیقت ختم نبوت را منکرند گو بزبان آنحضرت ﷺ را ’’خاتم الانبیاء‘‘ می گفتہ باشد‘‘

(صفحہ ۶، ۷ طبع مطبع مسیحی باہتمام محمد مسیح الزماں کانپور 1273)

اوراپنی دوسری گراں قدر تصنیف ’’قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین‘‘ میں ارقام فرماتے ہیں:۔

’’واحباء او کہ حب ایشاں از حد اعتدال بیروں

باقی صفحہ نمبر 13پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد